

القول الأمين في الجهر بالتأمين

# نماز میں اوجھ و آواز سے آئینے کہنا

تالیف

مفت محمد ظفر انیسٹریٹو حفظہ اللہ

المدیر العام امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ

مترجم

حافظ عبدالرزاق اظہر

مدرس امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ

www.KitaboSunnat.com

دارالخلود



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل

اجازت ہے۔

### ☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

[kitabosunnat@gmail.com](mailto:kitabosunnat@gmail.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

# القول الأمين في الجهر بالتأمين

## نماز میں اوپنی آواز سے

### آمین کہنا

#### تالیف

محمد مظفر اشیرازی ~~مطالعہ~~

فاضل مدینہ یونیورسٹی

مدیر مکتبہ العلوم الشرعیہ، امام بخاری یونیورسٹی، سیالکوٹ

#### مترجم

حافظ عبدالرزاق اظہر

مدرس امام بخاری یونیورسٹی، سیالکوٹ

#### ناشر

دار الخلود لائن پار محلہ سلامت پورہ، کاموٹی ضلع گوجرانوالہ

**0333-8257302**

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب..... القول الأمین فی الجہر بالتأمین

نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

مؤلف..... محمد مظفر اشیرازی

مترجم..... حافظ عبدالرزاق اظہر

طبع اول..... اگست 2012ء

کمپوزنگ و ڈیزائننگ..... سعد آفکشن  
0321-4182260

ناشر

دار الخلو دلائن پار محلہ سلامت پورہ، کاموکی ضلع گوجرانوالہ

**0333-8257302**

## فہرست مضامین

- \* عرض مترجم ..... 7
- \* مقدمہ الكتاب ..... 12

### پہلی فصل

#### پہلی مباحث

- \* احادیث کی تخریج کے بارہ میں ..... 22
- پہلی حدیث ..... 22
- راویان حدیث کا مختصر تعارف ..... 22
- پہلی حدیث کی تخریج ..... 24
- پہلی حدیث کا حکم ..... 26
- جدول پہلی حدیث ..... 27
- دوسری حدیث ..... 29
- مندرجہ بالا حدیث کے راویوں کا مختصر تعارف ..... 29
- حدیث کی تخریج ..... 31
- جدول ..... 36
- دوسری حدیث کا حکم ..... 38
- تیسری حدیث ..... 40
- راویان حدیث کا مختصر تعارف ..... 40

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

- 43..... حدیث کی تخریج
- 44..... جدول
- 45..... تیسری حدیث کا حکم
- 47..... چوتھی حدیث
- 47..... راویان حدیث کا مختصر تعارف
- 48..... حدیث کی تخریج
- 51..... جدول
- 52..... چوتھی حدیث کا حکم
- 54..... پانچویں حدیث
- 54..... راویان حدیث کا مختصر تعارف
- 55..... حدیث کی تخریج
- 58..... جدول
- 59..... پانچویں حدیث کا حکم

### دوسری مباحث

- \* ان آثار کے بارہ میں جو امام اور مقتدی کے بلند آواز سے آمین کہنے کے متعلق وارد ہوئے ہیں.....
- 64..... پہلا اثر
- 64..... دوسرا اثر
- 65..... تیسرا اثر
- 65..... چوتھا اثر
- 66..... پانچواں اثر

66..... چھٹا اثر

## دوسری فصل

### پہلی مباحث

- \* اس میں سابقہ احادیث سے مستنبط فوائد کا اجمالی تذکرہ ہے ..... 68
- پہلی حدیث سے مستنبط فوائد ..... 68
- دوسری حدیث سے مستنبط فوائد ..... 70
- تیسری حدیث سے مستنبط فوائد ..... 71
- چوتھی حدیث سے مستنبط فوائد ..... 72
- پانچویں حدیث سے مستنبط مسائل ..... 72

### دوسری مباحث

- \* امام کے بلند آواز سے آمین کہنے کے بیان میں ہے ..... 74
- احناف کا مذہب ..... 74
- مالکیہ کا مذہب ..... 78
- شافعیہ کا مذہب ..... 82
- حنابلہ کا مذہب ..... 85
- امام کے جہراً آمین کہنے کے مسئلہ میں راجح موقف ..... 86

### تیسری مباحث

- \* مقتدی کے جہراً آمین کہنے کے بارہ میں فقہاء کے مذاہب کو بیان کرنے کے حوالہ سے ہے ..... 89
- احناف کا مذہب ..... 89
- مالکیہ کا مذہب ..... 91

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

- 93..... شافعیہ کا مذہب
- 96..... حنابلہ کا مذہب
- 97..... مقتدی کے بلند آواز سے آمین کہنے کے مسئلہ پر راجح موقف

### چوتھی مبحث

- 100..... \* مفرد آدمی کے جہراً آمین کہنے کے متعلق ہے
- 100..... حنفیہ کا مذہب
- 101..... اس مسئلہ کے بارہ میں مالکیہ کا موقف
- 101..... شافعیوں اور حنبلیوں کا موقف
- 102..... راجح موقف

### تیسری فصل

#### پہلی مبحث

- \* لوگوں کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جانے کا معنی کیا ہے
- 104..... اور اس کی پہچان کے بارہ میں
- 109..... اس مسئلہ میں راجح موقف

#### دوسری مبحث

- \* مقتدیوں کے آمین کہنے کی جگہ کے تعین کے بارہ میں ہے اور جن فرشتوں
- 111..... کا حدیث میں ذکر ہوا ہے ان سے مراد و معرفت کے متعلق ہے
- 117..... \* خاتمہ

\*.....\*.....\*



## عرض مترجم و ناشر

ان الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وأصحابه أجمعين، أما بعد! فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم:

﴿رَبِّ يُدَوِّنُونَ أَنْ يُظْفِقُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ  
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٠﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ  
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۗ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾﴾<sup>①</sup>  
﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ  
لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾<sup>②</sup>

دین اسلام ایک مکمل وکامل ضابطہ حیات اور دستور و قانون ہے، جو انسانیت کی فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے ہر طرح کی خیرات اور بھلائیوں کو جمع کر رکھا ہے اور دین اسلام کا کوئی ضابطہ ایسا نہیں جو بندوں کے لیے حکمتوں، بھلائیوں اور خیرات سے خالی ہو اور تاریخ کے اوراق اس پر شاہد ہیں کہ جس نے بھی اسلام کے ان ابدی قوانین سے پہلو تہی اختیار کی یا ان کی مخالفت کے درپے ہوا، تو دنیا والوں نے پھر ایسے شخص کو ذلت و رسوائی کے گہر گڑھوں میں گرتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر ان ضابطوں کی حفاظت کی مکمل ذمہ داری بھی اللہ رب العزت کی ذات گرامی نے خود ہی اٹھائی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا:

① سورة التوبة: 31, 32

② سورة المائدة: 3

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩٠﴾﴾ ①

”ہم نے ہی اس ذکر کو نازل فرمایا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

اور جیسے قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی نے قبول کی ہے، اسی طرح اس قرآن کی حقیقی اور مستند شرح اور تفسیر جو نبی کائنات جناب محمد ﷺ کی زبان نبوت سے صادر ہونے والے صاف، شفاف کلمات جن کو حدیث نبوی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کی حفاظت کی ذمہ داری بھی عرش معلیٰ والے رب نے اٹھائی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۗ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۗ فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۗ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۗ﴾ ②

”(اے نبی اکرم ﷺ!) آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے میں اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اس کا جمع کرنا اور آپ کی زبان سے پڑھنا ہماری ذمہ داری ہے، ہم اسے پڑھ لیں تو آپ اسے پڑھنے کی پیروی کریں، پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔“

ان آیات پینات سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ نبی کائنات ﷺ کی حدیث کی حفاظت مسلمہ ہے، تاریخ گواہ ہے کہ ابتدائی ایام سے لے کر آج تک حدیث رسول ﷺ کے خلاف سازشیں کرنے والے اور ہرزہ سرائی کرنے والوں نے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے ہیں اور بڑی بڑی دسیہ کاریوں سے کام لیا ہے، لیکن مالک کائنات کی عظمت پر قربان جائیں، جس نے اس کے دفاع اور چوکیداری کے لیے اپنے بہت سے نامور

① سورة الحجر: 9

② سورة القيامة: 16 تا 19

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

بندوں سے کام لیا ہے، جن کی فہرست کا ذکر کرنا ممکن نہیں ہے، جب بھی انکارِ حدیث کا فتنہ اٹھا تو اس وقت اس کی سرکوبی کے لیے اللہ تعالیٰ نے امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کام لیا، امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی و نسائی، احمد بن حنبل، امام مالک و شافعی جیسے بڑے بڑے عظیم شان جرنیل فنِ حدیث میدانِ عمل میں اترے اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری، چوکیداری، نگہداشت اور نگہبانی میں ایسا کردار ادا کیا کہ تاریخِ اسلام ان کی خدمات کو کبھی بھی فراموش نہیں کر سکے گی، اللہ جہاں پر تیرے پیغمبر کی حدیث کے متوالے لینے ہیں ان کے مدفنوں اور مردوں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرما، آمین۔

زیر نظر کتاب ”القول الامین فی الجہر بالتامین“ فضیلۃ الشیخ استاذی مکرم محمد مظفر الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفِ لطیف جو انھوں نے مدینہ یونیورسٹی میں پڑھتے ہوئے آخری سال بطور مقالہ اور بحث پیش کی تھی کا اردو ترجمہ ہے۔

یہ کتاب بھی خدمتِ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم سلسلۃِ الذہب کی ایک کڑی ہے۔ بد قسمتی سے کچھ لوگوں نے تو قسم اٹھا رکھی ہے کہ ہم نے ہر صورت حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنی ہے، وہ مخالفت کے لیے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرتے۔

نمازِ اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم ترین رکن ہے اور عبادات میں سے ایک بڑی ہی اہم عبادت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ گرامی ہے:

”إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَقْبِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الصَّلَاةِ كَغُفْرَانِهِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“

”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے پہلے سارے گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔“

اب حق تو یہ بتا ہے کہ نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن لینے کے بعد انسان اسی وقت تسلیم سر خم کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل پیرا ہو جائے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

لیکن احناف نے جہاں پر اور بڑی ساری روایات صحیحہ کا انکار کر کے اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہے، وہاں پر انھوں نے الجہر بالتأمین یعنی بلند آواز سے آمین کہنے کی جتنی روایات ہیں ان کا بھی انکار کر ڈالا۔

تو شیخ محترم حفظہ اللہ نے اس کتاب میں الجہر بالتأمین کے متعلقہ جتنی روایات ان کو میسر آسکیں ان کی مکمل طور پر تخریج کی ہے اور ہر حدیث پر صحت و سقم کے حوالہ سے حکم لگایا ہے اور ساتھ ساتھ رواۃ کے ناموں کا یعنی اس حدیث کی جتنی سندیں ہیں ان کا جدول (نقشہ) بھی پیش کیا ہے اور ساتھ ساتھ ہر ایک راوی کا حکم بھی ضم کر دیا ہے اور پھر اسی ترتیب سے آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی نقل کر دیا ہے اور ساتھ ساتھ مخالفین کے دلائل کا مناقشہ بھی کیا ہے، غرض کہ الجہر بالتأمین کے متعلقہ کوئی پہلو ایسا نہیں جو تشنہ رہ گیا ہو، الحمد للہ شیخ محترم نے ہر پہلو پر سیر حاصل، بحث کی اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور زندگی میں برکت عطا فرمائے، آمین۔

شیخ محترم حفظہ اللہ کا یہ مقالہ جب میں نے پڑھا تو جی چاہا کہ اس کو اردو دان لوگوں کی سہولت و آسانی کے لیے اردو قالب میں ڈھال دیا جائے، تاکہ ہر خاص و عام اس سے بھر پور فیض یاب ہو، تاکہ نبوی حدیث کا علم اور روشنی عام ہو اور الجہر بالتأمین کا مسئلہ جو کہ ہمارے اس پاک و ہند میں بڑے الجھاؤ کا شکار ہے، بھی روز روشن کی طرح نکھر کر سامنے آجائے اور لوگ اس سنت نبوی پر بھی عمل پیرا ہو جائیں اور اس طرح یہ کتاب میرے لیے اور میرا استاذ مکرم کے لیے صدقہ جاریہ بن جائے۔

یہ عزم و ارادہ لے کر اس کتاب یعنی ”القول الامین“ کا ترجمہ شروع کیا تو میرے اللہ نے توفیق عطا فرمائی کہ آج یہ مقالہ کتابی شکل میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

آخر میں قارئین سے التماس کروں گا کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی

## نماز میں اونچے آواز سے آمین کہنا

کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کتاب کو میرے لیے، شیخ محترم کے لیے اور ہمارے والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، اس کتاب میں جو کوئی خوبی نظر آئے وہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور اگر خامی نظر آئے تو وہ بندگان پر تقصیر کی طرف سے ہے۔

راقم الحروف:

**حافظ عبدالرزاق اظہر**

خطیب: جامع مسجد کئی اہل حدیث کا مونگی

مدرس: امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی

موترہ، سیالکوٹ

**0333-8257302**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمۃ الكتاب

الحمد لله الذي علم الانسان ما لم يعلم، وأنزل علينا كتابه المحكم، وبين لنا فيه كل ما نحتاج اليه في الليلة واليوم، والصلاة والسلام على نبينا محمد سيد ولد آدم الذي أخرج العباد من عبادة الاوثان الى عبادة الرب الاكرم وعلى آله وصحبه الذين حملوا لواء الاسلام من العرب الى العجم ونقلوا اليها عبادة ﷺ وصلاته نقلاً أتم وعلى من تبعهم باحسان الى يوم لا يجزي فيه الاولاد عن الأبوالأم، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾

”اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔“

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم کتاب کے دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾

”کہہ دیجیے اے پیغمبر ﷺ! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے یوں بھی فرمایا:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾

”اور رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دیں اس کو مضبوطی سے تھام لو اور جس چیز سے

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

تصیح منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔“

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہم مسلمانوں سے رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور فرمانبرداری کا مطالبہ کرتا ہے اور شریعت اسلامیہ کا ہم سے یہ تقاضا ہے کہ ہم آپ کے ہر حکم اور آپ کے ہر فعل میں آپ کی اطاعت کو بجالائیں اور ہر اس چیز سے باز رہیں جس سے محمد ﷺ نے ہم کو روک دیا ہے اور آپ ﷺ کی شخصیت ہر اس شخص کے لیے کامل واکمل اسوہ حسنہ ہے جو آپ ﷺ کی اقتدا اور فرمانبرداری کا ارادہ رکھتا ہے اور انسانی زندگی کا کوئی گوشہ اور پہلو ایسا نہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ نے تشنہ چھوڑا ہو، ہر ناحیہ اور ہر پہلو پر مکمل راہنمائی آپ کی تعلیمات و فرمودات سے حاصل ہوتی ہے وہ اعتقادات و عبادات ہوں یا اقتصادیات تب بھی، جہادی و جنگی زندگی ہو تب بھی اور عبادات کا معاملہ تو بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ جو عبادت محمد ﷺ کے اسوہ اور طریقہ کار کے مطابق نہیں وہ عبادت صاف سھری اور کھری نیت کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو وہ عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں قطعاً قابل قبول نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

”مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْنَا مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ زُورٌ“۔

”جس شخص نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ عمل مردود ہے ناقابل قبول ہے۔“

اسی وجہ سے ہر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے شخص پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے اور تمام تر عبادات میں آپ ﷺ کی تابعداری اور فرمانبرداری کرے اور مصطفیٰ ﷺ کی سنن میں سے کسی بھی سنت کو حقیر سمجھ کر نہ چھوڑے اگرچہ اس کو اس کی حکمت معلوم ہے یا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سے جو بھی عبادت ہے خاص طور پر نماز اس کو ہر لحاظ سے محمد ﷺ کے طریقہ کے مطابق ادا کرے، کیونکہ یہ اسلام کا اہم ترین رکن ہے جیسا کہ اس کی اہمیت و فضیلت آدمی پر روز روشن کی طرح واضح ہے، اس لیے ہم اس کی اہمیت

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

کو بیان کرنے کے درپے نہیں ہوں گے کیونکہ اس کا یہ مقام نہیں ہے۔

### بحث کا موضوع:

وہ مسئلہ جس کو میں اپنی اس چھوٹی سی کاوش میں پیش کرنا چاہتا ہوں:

”الجبہر بالتأمين للمنفرد والامام والمأمومين في الصلوات الجهرية“

”جہری نمازوں میں منفرد، امام اور مقتدیوں کا بلند آواز سے آمین کہنا ہے۔“

### میرا اس موضوع کو اختیار کرنے کا سبب:

جب میں نے دیکھا کہ میرے ملک (یعنی پاکستان) میں اس سنت مطہرہ پر عمل اس طرح نہیں کیا جاتا جس طرح اس کا حق ہے، بہت زیادہ لوگ عالم ہوں یا عامی ہوں وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں، باوجود اس کے کہ اس سنت نبویہ ﷺ پر عمل کرنے میں ہم سب کے لیے بہت زیادہ نفع اور خیرات مضمحل ہیں اور گناہوں کی بخشش سے بڑھ کر اور کون سا نفع ہو سکتا ہے اور ہم میں سے کون ہے جس کا ارادہ یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ایک دن میں اس کے گناہوں کو کئی مرتبہ معاف فرمادے۔

اور میں اللہ تعالیٰ کی توفیق و رحمت سے کہتا ہوں کہ اکثر و بیشتر لوگ اس مبارک سنت کی اہمیت و افادیت سے ناواقف اور نا آشنا ہیں اور اگر ان کے اور اک میں ہو کہ اس سنت مطہرہ میں دنیا و آخرت کی کتنی خیرات اور بھلائیاں چھپی ہوئی ہیں تو وہ اس سنت پر ضرور عمل کرنا شروع کر دیں اور الحمد للہ میں نے اسی غرض و غایت کو مد نظر رکھ کر اس موضوع کو اختیار کیا ہے۔

اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری اس حقیر سی کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کے ساتھ تمام مسلمانوں کو خیرات اور بھلائیاں نصیب فرمائے۔

اس بہت بڑے نفع کے ساتھ کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی صحیح سنت ہے جو کہ دلائل صحیحہ سے ثابت ہے جو بعض صحیحین میں اور بعض ان کے علاوہ دیگر کتابوں میں نبی اکرم ﷺ



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

سے ثابت ہیں کہ آپ ﷺ جب لوگوں کو جہری نماز پڑھاتے تو اس میں آمین بلند آواز سے کہتے اور اسی طرح آپ ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کو بلند آواز سے آمین کہتے ہوئے سنا ہے، جیسا کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾  
فَقَالَ آمِينَ مَدْبِهَا صَوْتَهُ۔

”میں نے اللہ کے نبی ﷺ سے سنا ہے جب آپ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھے تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے آمین کہی۔“

ایک روایت کے بڑے واضح اور صریح الفاظ ہیں: رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ ”آپ نے اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے آمین کہی۔“

ایک تیسری حدیث کے الفاظ: فَجَهَرَ بِهَا صَوْتَهُ ”کہ آپ نے آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کیا۔“

پھر نبی کائنات ﷺ نے اپنی زبان نبوت سے اعلان صادر فرمایا کہ آمین بلند آواز سے کہو۔

”إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا“۔

”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔“

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

”إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا

آمِينَ“

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین

کہو۔“

اور اس مسئلہ میں کچھ آثار صحابہ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک صحیح سند سے ثابت

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

ہیں جو اس بات پر واضح طور پر دلالت کرتے ہیں کہ اس سنت مطہرہ پر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی عمل ہوتا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام بھی بڑی تندہی سے اس عظیم المرتبت سنت پر عمل پیرا تھے، اختلاف تو بہت دیر کے بعد پیدا ہوا ہے۔ بعض فقہاء نے کہا جہراً کہنا ہے بعض نے کہا بلند آواز سے نہیں کہنا اور بعض نے کہا امام بلند آواز سے نہیں کہے گا، اللہ تعالیٰ تمام فقہاء پر رحمتوں کے نزول فرمائے۔

### بحث کا خطہ:

میں نے اپنی اس بحث میں جس خطے پر چل کر کام مکمل کیا ہے وہ درج ذیل ہے: میں نے اس بحث کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر فصل ایک سے زائد مباحث پر مشتمل ہے، ان کی تفصیل درج ذی ہے:

### پہلی فصل:

یہ دو بحثوں پر مشتمل ہے۔

(1) پہلی بحث: اس میں الجہر بالتأمین کے متعلقہ پانچ حدیثوں کی تخریج اور ان کی سندوں کا دراسہ پیش کیا ہے۔ (ا) رواۃ کا ترجمہ۔ (ب) حدیث کی مکمل تخریج۔ (ج) سندوں کا شجرہ۔ (د) حدیث کا حکم۔

(2) دوسری بحث: اس میں مقتدی اور امام کے بلند آواز سے آمین کہنے کے متعلق جو آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وارد ہوئے ہیں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

### دوسری فصل:

یہ چار مباحث پر مشتمل ہے:

(1) پہلی بحث: فصل اول میں ذکر کی جانے والی احادیث سے مستنبط فقہی فوائد کے بارہ میں ہے۔

(2) دوسری بحث: جہری نمازوں میں امام کے بلند آواز سے آمین کے متعلق علمائے کرام

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

کے مذاہب کو بیان کرنے کے بارہ میں ہے۔

(3) تیسری بحث: جہری نمازوں میں مقتدی کے جہراً آمین کہنے کے بارہ میں علما کے مذاہب کے متعلق ہے۔

(4) چوتھی بحث: منفرد آدمی کا جہری نماز میں جہراً آمین کہنے کے متعلق علما کے مذاہب کے بارہ میں ہے۔

تمام مذاہب کے دلائل بھی نقل کر دیے ہیں اور پھر ان اولہ وبراہین کا مناقشہ و موازنہ بھی پیش کر دیا ہے اور ساتھ ہر مسئلہ میں جو راجح موقف ہے اس کو بھی بیان کر دیا ہے۔

### تیسری فصل:

یہ فصل دو مہموں پر مشتمل ہے:

(1) پہلی بحث: اس بات کی پہچان میں کہ لوگوں کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ کیسے موافقت کرتا ہے، میں نے اس میں سابق علمائے کرام کے اقوال کا تذکرہ کیا ہے اور ساتھ راجح مسئلہ بھی قلمبند کر دیا ہے۔

(2) دوسری بحث: اولاً: مقتدیوں کے آمین کہنے کی تعیین کرنا کہ کیا وہ امام کے ساتھ کہیں گے؟ یا بعد میں کہیں گے یا جب امام ولا الضالین کہے گا تو اس وقت مقتدی آمین کہیں گے۔

ثانیاً: آمین کہنے کی احادیث میں جن فرشتوں کا تذکرہ ہوا ہے ان فرشتوں کی پہچان اور مراد کے بارہ میں ہے، اس میں علماء کرام کے اقوال کو قلمبند کر دیا ہے اور ساتھ راجح قول بھی بیان کر دیا ہے۔ اس بحث کو میں نے ایک خاتمہ کے ساتھ مکمل کیا ہے جس میں اس بحث کو لکھنے کے دوران مجھے جو فوائد و ثمرات اور نتائج حاصل ہوئے ہیں ان کا تذکرہ ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

**ملاحظہ:**

میں نے حدیث الباب کے تمام رواۃ کا ترجمہ لکھ دیا ہے اگرچہ وہ بخاری و مسلم کے راوی ہیں یا کتب ستہ کے؛ باوجود اس کے کہ صحیحین کے رواۃ اس بات کے محتاج نہیں کہ ہم ان کے تراجم ذکر کریں، لیکن میں نے ان لوگوں کا ترجمہ اس لیے پیش کر دیا ہے تاکہ فائدہ عام ہو جائے۔ اس بحث کو پڑھنے والا علم حدیث کا عالم اور اس کے رجال کو جاننے والا ہو یا عام لوگوں میں سے ہو، لیکن اس کو راوی کے درجہ کی پہچان تو ہو جائے۔

اور اسانید کے شجرہ و نقشہ میں جس بھی راوی کا ذکر وارد ہوا ہے میں نے اس کا بڑا عمدہ دراسہ کرنے کا اہتمام کیا ہے تاکہ میں حدیث کی ان تمام سندوں پر حکم لگا سکوں جن کا شجرہ میں ذکر وارد ہوا ہے اور جمع طرق کے اعتبار سے اس پر حکم لگ سکے، لیکن اس اہتمام میں میں مکمل کامیاب نہیں ہو سکا، کیونکہ بعض احادیث کی اسانید کا وہ نتیجہ میرے سامنے نہیں آیا جس کو دیکھ کر میں اس پر حکم لگا سکوں۔

اور احادیث کے تمام شجروں میں میں نے راوی کے متعلق اپنے دراسہ کا خلاصہ بھی ذکر کر دیا ہے اور بسا اوقات میں نے راوی پر حکم لگاتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کی ہے جو انھوں نے تقریب میں اس پر حکم لگایا ہے۔

**کلمۃ الشکر:**

اور آخر میں میں اللہ عزوجل کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں جس نے مجھے یہ بحث لکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور نا انصافی ہوگی اگر میں فضیلۃ الشیخ الدكتور عبداللہ ابوسیف رحمۃ اللہ علیہ کا شکر یہ ادا نہ کروں جو اس بحث کے مشرف و نگران تھے، جن کی قیمتی توجیہات، مفید ارشادات، حسن سلوک اور تعاون کے ساتھ یہ بحث الحمد للہ پایہ تکمیل تک پہنچی اور اسی پر بس نہیں بلکہ انھوں نے ہمارے ساتھ جو سلوک کیا وہ اسی طرح ہی ہے جیسے کوئی باپ اپنے بیٹوں کے ساتھ شفقت و نرمی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے انھوں نے اس

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

بحث کے متعلق راہنمائی اور استفسار کے لیے ہمیں بہت کھلا اور وسیع وقت عنایت فرمایا اور بڑے ہی اہم ترین فوائد کے ساتھ انھوں نے ہمیں نوازا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو میرے ساتھ تعاون کرنے پر اور تمام طلبہ کے ساتھ مساعادت کرنے پر بہتر اور اچھا بدلہ عطا فرمائے، مقدمہ کو ختم کرنے سے پہلے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں ایک بہت اہم ترین امر سے آگاہ کر دوں، وہ یہ ہے کہ میں احادیث کی تخریج کرنے میں اس طریقے پر نہیں چلا جس کو امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تحفۃ الاشراف میں اختیار کیا ہے کیونکہ میرا خیال یہ ہے کہ ان کی کتاب میں جو سندوں کی تخریج ہے اور سندوں کا شجرہ ہے اس میں تکرار بہت زیادہ ہے اور تکرار کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اسی وجہ سے میں نے اس مصدر کا ذکر کیا ہے جس میں یہ حدیث موجود ہے اور ساتھ کتاب، باب، جز، صفحہ اور رقم الحدیث کو بھی میں نے ذکر کر دیا ہے اگر مجھے ملا ہے اگر نہیں ملا تو اس کو خالی چھوڑ دیا ہے۔ ان تمام مصادر کا تذکرہ کرنے کے بعد جن میں یہ حدیث موجود ہے میں نے حدیث کی سند کا ذکر بھی کیا ہے جہاں پر اس حدیث کی تخریج کرنے والے تمام محدثین مل جاتے ہیں اور امید ہے کہ اس میں بہت زیادہ کفایت ہوگی۔ اور اختتام پر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس بحث کے ساتھ مجھ کو بھی اور تمام مسلمانوں کو نفع عطا فرمائے اور اس حقیر سی کاوش کو خالصتاً اپنی رضا و خوشنودی کے لیے شرف قبولیت سے نوازے، آمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین وصلی الله علی نبینا  
محمد ﷺ سید الأنبیاء وأشرف المرسلین وعلی آلہ الطیبین  
الطاہرین وعلی صحبہ المبشرین بالجنة وغير المبشرین وجميعهم  
یدخلون الجنة؛ لأن الله تعالیٰ یقول: ﴿رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾  
ومن تبعهم باحسان إلى یوم الدین ونسأل الله التوفیق فی کل خیر وهو

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

ولی التوفیق۔

الطالب:

محمد مظفر بن فضل کریم بن شرف الدین الباکستانی

السنة الرابعة، فصل (1) الرقم: 4

كلية الحديث الشريف والدراسات الإسلامية

الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة

المملكة العربية السعودية

بروز جمعرات

12/11/1412ھ

15/5/1992م

## پہلی فصل

### دو مباحثوں پر مشتمل ہے

#### پہلی مباحث:

اس میں امام اور مقتدی کے بلند آواز سے آمین کہنے کے متعلق پانچ احادیث کی تخریج

ہے۔

#### دوسری مباحث:

اس میں امام اور مقتدی کے بلند آواز سے آمین کہنے کے متعلق جو آثار صحابہ رضی اللہ عنہم

ہیں ان کا بیان ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

پہلی مباحث:

### احادیث کی تخریج کے بارہ میں

پہلی حدیث:

امام بخاری فرماتے ہیں مجھے (1) عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھے (2) مالک نے خبر دی، وہ (3) امام ابن شہاب سے بیان کرتے ہیں اور وہ (4) سعید بن مسیب اور (5) ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے ان کو (6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَّقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" -

وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: آمِينَ -

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو گئی اس کے پہلے سارے گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔“

اور امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”رسول اللہ ﷺ آمین کہا کرتے تھے۔“

راویان حدیث کا مختصر تعارف:

(1) عبد اللہ بن یوسف تميمی ان کا نام اور ابو محمد الکلاعی المصری ان کی کنیت اور نسبت ہے۔ اصل میں یہ دمشق کے رہنے والے تھے اور تميمی میں دین حنیف کی خدمت



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

سراجم دیتے رہے۔ ثقہ ہیں، متقن ہیں اور مؤطا کے تمام راویوں میں سے اثبت ہیں اور دسویں طبقہ کے کبار لوگوں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔<sup>①</sup>

(2) مالک بن انس بن ابی عامر بن عمرو الاصبیحی ان کا نام ہے اور ابو عبد اللہ ان کی کنیت ہے۔ المدنی، الفقیہ، امام دار الجرح، رأس المستقنین اور کبیر المشبتین کے عظیم اوصاف سے متصف تھے اور ساتویں طبقہ کے راوی ہیں، صاحب مذہب ہیں اور 179 ہجری میں فوت ہوئے ہیں۔<sup>②</sup>

(3) محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب ان کا نام، القرشی، الزہری ان کی نسبت اور ابو بکر ان کی کنیت ہے۔ اپنے زمانے کے بہت بڑے فقیہ اور حافظ حدیث تھے اور ان کی جلالت و اتقان کا بہت چرچہ تھا اور چوتھے طبقہ کے مؤسس راویوں میں سے ان کا شمار ہوتا ہے۔

ان کی وفات کے بارے میں دو قول ہیں: (1) 125 ہجری میں فوت ہوئے۔ (2) اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس سے ایک سال یا دو سال پہلے فوت ہوئے۔<sup>③</sup>

(4) سعید بن مسیب بن حزن بن ابی وہب بن عمرو ان کا نام و نسب ہے، القرشی، الحزونی ان کی نسبت ہے۔ اپنے وقت کے بڑے بڑے فقہا اور ثبات علماء میں سے ایک تھے۔ دوسرے طبقہ کے کبار راویوں میں ان کا شمار ہے اور ان کے بارہ میں امام علی بن مدینی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لَا أَعْلَمُ فِي التَّابِعِينَ أَوْسَعَ عِلْمًا مِنْهُ کہ تابعین میں سے کوئی شخص سعید بن مسیب سے بڑھ کر وسیع علم والا میں نہیں جانتا۔<sup>④</sup>

سن 90 ہجری کے بعد فوت ہوئے ہیں۔

① ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 230، ترجمہ نمبر: 3721

② ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 216، ترجمہ نمبر: 6425

③ ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 506، ترجمہ نمبر: 6296

④ ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 241، ترجمہ نمبر: 2396

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

(5) ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف، الزہری، المدنی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ان کا نام عبداللہ تھا، بعض کا کہنا ہے کہ ان کا نام اسماعیل تھا۔ ثقہ راوی ہیں، تیسرے طبقہ کے مکثر راوی ہیں۔ 94 ہجری میں فوت ہوئے ہیں یا 104 ہجری میں اور 20 ہجری سے اوپر ہی ان کی ولادت کی تاریخ ہے۔<sup>①</sup>

(6) ابوہریرہ الدوسی، جلیل القدر صحابی رسول ہیں، 5374 احادیث نبویہ کے حافظ تھے۔ ان کے اور ان کے والد گرامی کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے، اس میں مؤرخین کے مختلف اقوال ہیں: (1) عبدالرحمن بن صخر۔ (2) ابن غنم۔ (3) عبداللہ بن عائذ۔ (4) ابن عمرو۔ (5) ابن عامر۔ (6) عمرو بن عامر۔

کثیر تعداد میں لوگوں نے پہلے نام کو راجح قرار دیا ہے اور علم الانساب کے ماہر علما کی ایک جماعت کا فیصلہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عمرو بن عامر تھا۔ ان کی وفات کے متعلق دو قول ہیں: (1) 58 ہجری۔ (2) 59 ہجری اور وفات کے وقت ان کی کل عمر 78 برس تھی۔

### پہلی حدیث کی تخریج:

صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب جہر الامام بالتأمین (626/2) رقم الحدیث (280)؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التسمیع والتحمید والتأمین (128/4)؛ سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب التأمین وراء الامام (576/1) رقم الحدیث (936)؛ سنن الترمذی، ابواب الصلاة، باب ما جاء فی فضل التأمین (30/2) رقم الحدیث (250)؛ سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب جہر الامام بأمین (110/2)؛ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب الجہر بأمین (277/1) رقم الحدیث (859)؛ سنن الدارمی، کتاب الصلاة، باب فی فضل التأمین (314/1)

① ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 645 ترجمہ نمبر: 8142

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

رقم الحدیث (1246)، مسند أحمد (233/2)، سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الصلاة، باب التأمین (55/2)، شرح السنة للبعوی، کتاب الصلاة، باب فی فضل التأمین (60/3)۔

مندرجہ بالا حدیث کے راویوں میں سے ہر شخص اپنی سند کے ساتھ امام ابن شہاب سے بیان کرتا ہے اور وہ سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے بیان کرتے ہیں ان دونوں نے اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَّقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينِ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔

بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگی اس کے پہلے سارے گناہوں کو معاف کرو یا گیا۔“

اس حدیث کی تخریج بھی درج ذیل ہے:

صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التسمیع والتحمید والتأمین (129/4)؛ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب التأمین ورام الامام (575/1) رقم الحدیث (935)؛ سنن النسائی، کتاب الصلاة، باب الأمر بالتأمین خلف الامام (111/2)؛ مسند أحمد ابی شیبہ، کتاب الصلاة، باب ما ذکر وافی آمین ومن کان یقولها (425/2)

یہ سارے راوی اپنی سندوں کے ساتھ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

الضَّالِّينَ ﴿فَقُولُوا آمِينَ﴾ -

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾  
وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔“

صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التأمین (200/11) رقم الحدیث (6402)؛ سنن النسائی، کتاب الصلاة، باب جهر الامام بامین (110/2، 111)؛ ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الجهر بامین (277/1) رقم الحدیث (851)؛ مسند احمد (270/2، 276)؛ ابن حبان، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة وذكر البيان بأن قول المرء في صلاته آمين غفر له ما تقدم من ذنبه إذا وافق ذلك تأمين الملائكة؛ سنن الكبرى للبيهقي، کتاب الصلاة، باب التأمین (55/2)؛ مصنف عبدالرزاق، ابواب القراءة، باب آمین (98، 97/2)؛ رقم الحدیث (2645، 2644)؛ شرح السنة للبقوی، کتاب الصلاة، باب فضل التأمین (60/3، 61، 62)؛ ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوات، باب ما ذکر وافي آمين ومن كان يقولها (425/2)

مندرجہ بالا سارے راوی اپنی اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾

وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔“ الحدیث

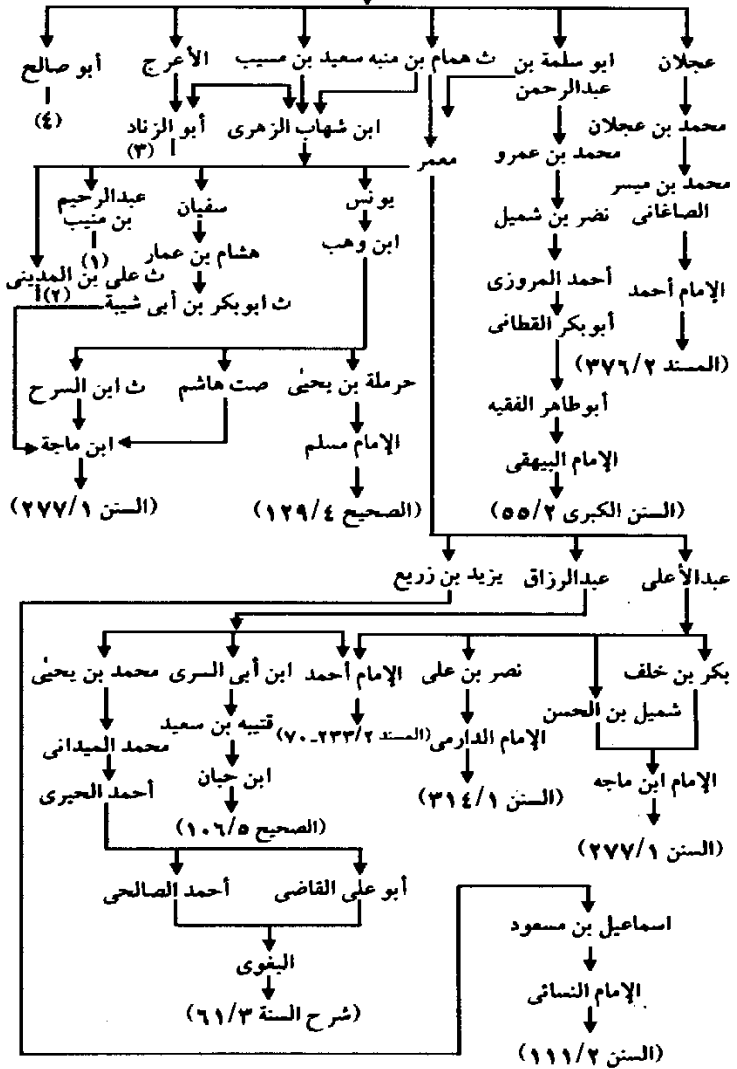
پہلی حدیث کا حکم:

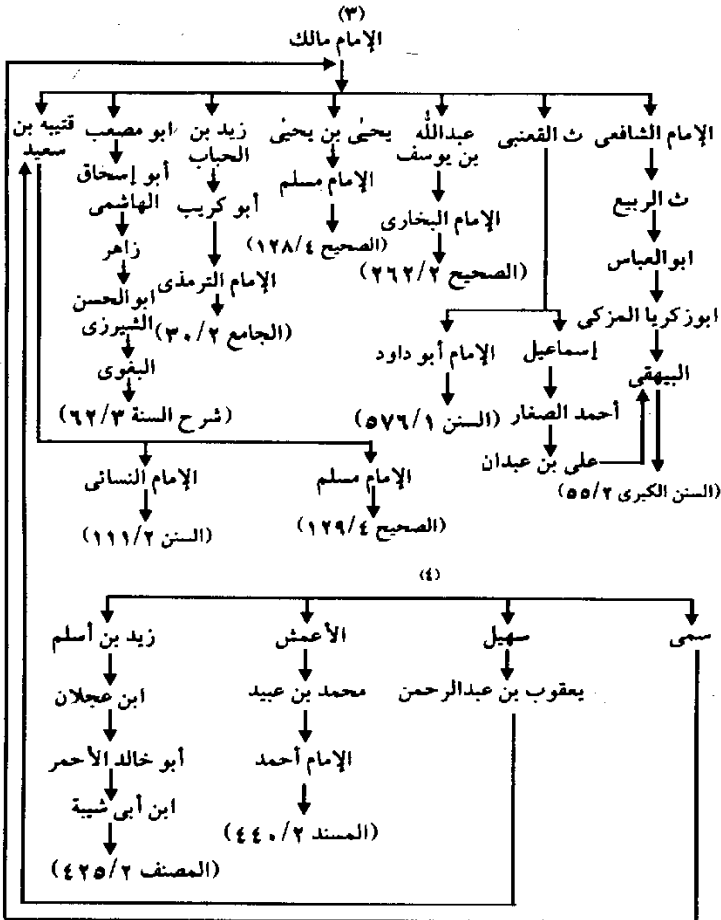
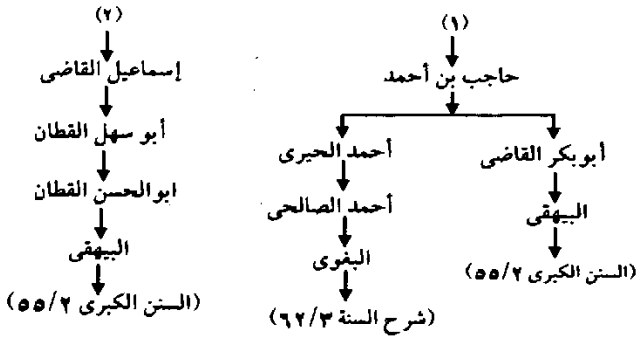
پہلی حدیث جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے مروی ہے اس کی صحت پر اتفاق ہے جیسا کہ یہ بات امام بخاری و مسلم کے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں نقل کرنے سے واضح ہو رہی ہے۔

## الحديث الأول

رسول الله ﷺ

أبو هريرة رضی اللہ عنہ





## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

دوسری حدیث:

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں (1) بندار محمد بن بشار نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم کو (2) یحییٰ بن سعید اور (3) عبدالرحمن بن مہدی نے بیان کیا، وہ دونوں کہتے ہیں ہم کو (4) سفیان نے بیان کیا، وہ (5) سلمہ بن کہیل سے بیان کرتے ہیں، وہ (6) حجر بن عنبس سے، وہ (7) وائل بن حجر سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾  
فَقَالَ: "آمِينَ" وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ۔

”میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا اور آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کیا۔“

مندرجہ بالا حدیث کے راویوں کا مختصر تعارف:

- (1) محمد بن بشار بن عثمان ان کا نام، عبدی، بصری ان کی نسبت اور ابو بکر بندار ان کی کنیت و لقب ہے۔ ثقہ راوی ہیں، دسویں طبقہ سے ان کا تعلق اور 80 سال سے زائد عمر پائی ہے۔ بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔<sup>①</sup>
- (2) یحییٰ بن سعید بن فروخ ان کا نام، التمیمی ان کی نسبت اور ابو سعید القطان ان کی کنیت و لقب ہے۔ ثقہ، محقق، حافظ، امام، قدوة کے القاب سے ملقب ہیں، نویں طبقہ سے ان کا تعلق ہے، 89 سال عمر پائی، صحاح ستہ کے راوی ہیں۔<sup>②</sup>
- (3) عبدالرحمن بن مہدی ان کا نام، العبیری، البصری ان کی نسبت اور ابو سعید ان کی کنیت ہے۔ ثقہ، حجت، حافظ، عارف بالرجال والحدیث کے اوصاف حمیدہ سے

① ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 469، ترجمہ نمبر: 5754

② ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 591، ترجمہ نمبر: 7557

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

متصف، نویں طبقہ کے راوی ہیں، انہوں نے کل عمر 73 سال پائی ہے، صحاح ستہ کے راوی ہیں۔<sup>①</sup>

(4) سفیان بن سعید بن مسروق ان کا اسم گرامی، الثوری، الکوئی ان کی نسبت اور ابو عبد اللہ ان کی کنیت ہے۔ ثقہ، حافظ، فقیہ، عابد، امام، حجۃ کے عظیم القاب نوازے گئے ہیں اور ساتویں طبقہ کے بڑے بڑے رواۃ میں ان کا شمار ہے اور کبھی کبھی یہ تدلیس بھی کرتے ہیں، ان کی کل عمر 64 سال تھی، صحاح ستہ کے راوی ہیں۔<sup>②</sup>

(5) سلمہ بن کہیل ان کا نام، الحضرمی، کوئی ان کی نسبت اور ابو یحییٰ کنیت ہے، ثقہ ہیں اور چوتھے طبقہ کے راویوں میں ان کا شمار ہوتا ہے، صحاح ستہ کے راوی ہیں۔<sup>③</sup>

(6) جبر بن عنبس ان کا نام، الحضرمی، الکوئی ان کی نسبت، بعض نے کہا کہ ان کی کنیت ابو العنبس ہے، بعض نے کہا ابو السکن ہے۔ مخضرم دوسرے طبقہ میں ان کا شمار ہے۔ ان کے بارہ میں آئمہ جرح و تعدیل کے مختلف اقوال درج ذیل ہیں:

1- تشدد آئمہ میں سے امام ابن معین فرماتے ہیں: شیخ کوئی، ثقہ، مشہور۔

2- مسالہون میں سے امام ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

3- بعض دوسرے آئمہ کی آراء:

خطیب بغدادی کہتے ہیں: ثقہ ہیں اور انہوں نے جبراً آمین کے بارہ میں ان سے ایک حدیث بھی نقل کی ہے اور امام دارقطنی اور ان کے علاوہ کچھ اور لوگوں نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور متاخرین آئمہ میں سے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صدوق ہیں اور مخضرم ہیں۔ اور حافظ ذہبی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔

① ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 351، ترجمہ نمبر: 4018

② ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 244، ترجمہ نمبر: 2445

③ ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 248، ترجمہ نمبر: 2508



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

واللہ اعلم بالصواب آئمہ محدثین کے اقوال سے جو بات ظاہر ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ حجر بن عنیس ثقہ راوی ہیں، کیونکہ امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی توثیق بیان کی ہے حالانکہ وہ متشددین میں شمار کیے جاتے ہیں اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے اگرچہ وہ توثیق کے معاملہ میں متساہل ہیں، لیکن انھوں نے حجر بن عنیس کی توثیق کرنے میں کسی شخص کی مخالفت نہیں کی اور اسی طرح خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کی توثیق بیان کی ہے جو کہ توثیق میں ابن معین کے موافق ہیں اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کو ثقہ قرار دیا ہے اور ان کے بارہ میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ”صدوق“ کہنا ان مذکورہ آئمہ کے اقوال کے مخالف اعتبار کیا جائے گا۔<sup>①</sup>

(7) وائل بن حجر بن ربیعہ بن وائل بن یحییٰ بن اسم گرامی ہے اور حضرمی ان کی نسبت ہے، بڑے جلیل القدر صحابی رسول ہیں، یمن کے بادشاہوں سے تھے، کوفہ میں سکونت پذیر رہے اور حضرت امیر معاویہ کے دور اقتدار میں فوت ہوئے۔<sup>②</sup>

**حدیث کی تخریج:**

سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التأمین وراء الامام (574/1) رقم الحدیث: 932؛ سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء فی التأمین (27/2) رقم الحدیث: 248؛ سنن الدارمی، کتاب الصلاة، باب الجهر بالتأمین (315/1) رقم الحدیث: 1247؛ سنن الدار قطنی، کتاب الصلاة، باب التأمین فی الصلاة بعد فاتحة الكتاب والجهر بها (333/1)؛ مسند أحمد (316/4)؛ سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الصلاة، باب جهر الإمام بالتأمین (57/2)؛ شرح السنة للبقوی، کتاب الصلاة، باب الجهر بالتأمین فی صلاة الجهر (58/3)؛ ابن أبی شیبہ، کتاب الصلاة، باب ما ذکر وافی آمین

① ابن حجر، تهذیب التهذیب، صفحہ نمبر: جلد 154، ترجمہ نمبر: 1144؛ تاریخ بغداد، 274/8، ترجمہ نمبر: 4374

② الإصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر، 628/3 ترجمہ نمبر: 9100

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

ومن كان يقولها (425/2)؛ المعجم الكبير للطبرانی (44/22)

مندرجہ بالا سارے لوگ اپنی اپنی سندوں کے ساتھ سفیان سے بیان کرتے ہیں، وہ سلمہ بن کہیل سے وہ حجر بن عئیس اور وہ وائل بن حجر سے ان الفاظ سے بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾  
فَقَالَ: "آمِينَ" وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

”میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا، پس آپ ﷺ نے آمین کہا اور اپنی آواز کو بلند کیا اور بعض روایات کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ اپنی آواز کو بلند کیا کرتے تھے۔“  
مگر امام ابو داؤد جو روایت اپنے استاذ محمد بن کثیر سے لائے ہیں اس میں الفاظ یہ ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: آمِينَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ

”رسول اللہ ﷺ جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے اور اس کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے تھے۔“

اور ایک روایت میں جس کو وہ اپنے شیخ مخلد بن خالد الشعیری سے بیان کرتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں:

أَنَّ صَلَّى خَلَفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَهَرَ بِآمِينَ.

”بے شک انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی تو انھوں نے آمین بلند آواز سے کہی۔“

اور امام دارمی رحمہ اللہ کی روایت میں جس کو وہ اپنے شیخ محمد بن کثیر سے بیان کرتے

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

ہیں اس کے الفاظ یوں ہیں:

إِذَا قَرَأَ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: "آمِينَ" وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

”جب آپ ﷺ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے اور آپ ﷺ

اپنی آواز کو آمین کہتے ہوئے بلند کیا کرتے تھے۔“

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی روایت میں جس کو وہ اپنے استاد یحییٰ بن محمد بن صاعد سے بیان کرتے ہیں اور اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ کی روایت میں جس کو وہ اپنے استاذ ابو طاہر الفقیہ سے بیان کرتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی ﷺ نے آمین کہا اور اپنی آواز کو بلند کیا۔

اور امام سلمیٰ رحمہ اللہ کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ فرمایا:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: آمِينَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ فِي الصَّلَاةِ۔

”میں نے نبی ﷺ سے سنا جب آپ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتے تو ساتھ آمین

کہتے اور نماز میں اپنی آواز کو بلند کرتے تھے۔“

اور عبد اللہ الحافظ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد کیے ہیں:

وَطَوَّلَ بِهَا۔

”یعنی آمین کو لمبا کیا۔“

یہ حدیث بھی مندرجہ ذیل کتابوں میں آئی ہے:

سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التأمین وراء الإمام (574/1) رقم الحدیث:

933؛ سنن ترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في التأمین (28/2) رقم الحدیث:

249؛ ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوات، باب من كان يسلم في الصلوة تسليمتين

(299/1)؛ معجم الكبير للطبرانی (45/22)

مندرجہ بالا سارے روایان حدیث علاء بن صالح الاسدی سے، وہ سلمہ بن کہیل

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

سے، وہ حجر بن عنبس سے وہ وائل بن حجر سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بِيَاضَ خَدِّمِ-

”کہ انھوں نے یعنی (وائل بن حجر) نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی تو اس میں رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے آمین کہی اور اپنے دائیں پھر بائیں طرف سلام پھیرا حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی کو دیکھا۔“

اس روایت کو مندرجہ ذیل آئمہ نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے:

سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب قول المأموم إذا عطس خلف الإمام (112/2)؛

سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاة، باب إقامة الصلاة والسنة فيها (278/1) رقم الحديث:

855؛ سنن الدار قطنی، کتاب الصلاة، باب التامین فی الصلاة بعد فاتحة الكتاب

والجهر بها (334/1)؛ مسند أحمد (318/4)؛ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاة،

باب من كان یسلم فی الصلاة تسلیمتین (2/425)

مندرجہ بالا تمام رواۃ اسحاق سے، وہ عبد الجبار بن وائل سے، وہ اپنے باپ سے

بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: "آمِينَ" فَسَمِعْتُهُوَأَنَا خَلْفَهُ-

”کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی، پس جب آپ ﷺ

نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا تو آپ نے آمین

کہی، میں نے آپ ﷺ سے سنا اس حال میں کہ میں آپ کے پیچھے تھا۔“

اور ابن ماجہ کے لفظ ہیں فَسَمِعْنَاهَا پس ہم نے آپ ﷺ کو آمین کہتے ہوئے

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

سننا۔ اور امام احمد کی روایت میں جس کو وہ اپنے استاذ یحییٰ بن ابی بکر سے بیان کرتے ہیں اس کے الفاظ ہیں:

فَقَالَ: آمِينَ رَجَاهُ-

”پس آپ ﷺ نے بلند آواز سے آمین کہی۔“

اور اس حدیث کو بھی امام احمد نے مسند میں اپنی سند کے ساتھ وائل بن حجر سے بیان کیا ہے:

أَتَسْمِعُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: "آمِينَ"۔

”کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نماز میں آمین کہہ رہے تھے۔“

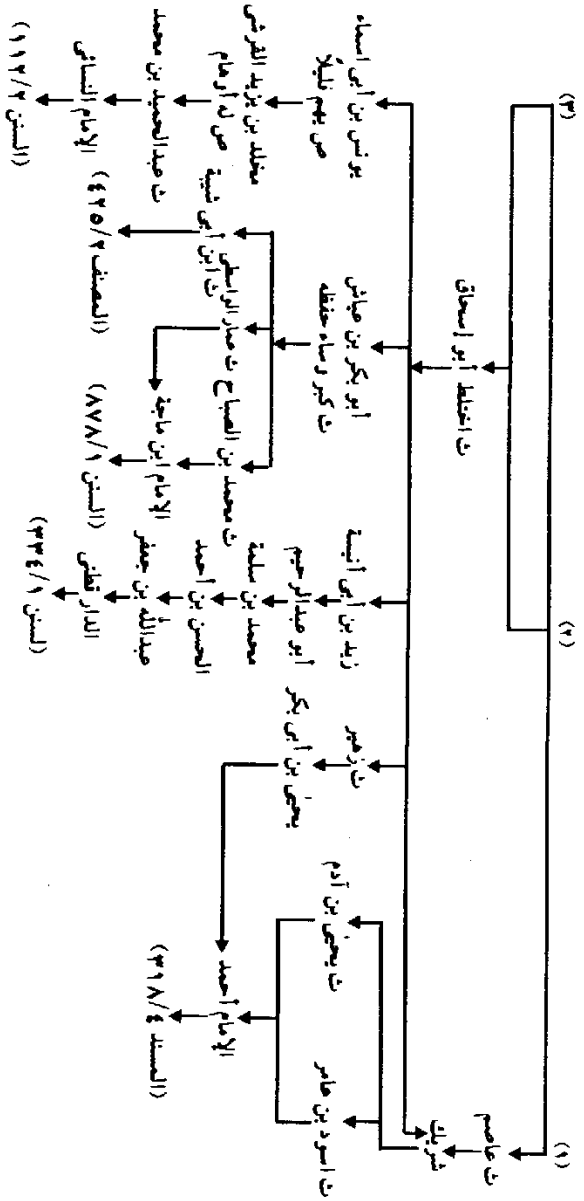
یہ الفاظ یحییٰ بن آدم کے ہیں اور اسود بن عامر کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

يَجْهَرُ بِآمِينَ۔ (318/4)

”کہ آپ ﷺ آمین کہتے ہوئے آواز کو بلند کرتے تھے۔“







## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

دوسری حدیث کا حکم:

\*..... مذکورہ دوسری حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وَأَمَّلَ بِنَجْوَى رُوَايَةٍ حَسَنٍ هُوَ“<sup>①</sup>

اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اس حدیث کی سند جید ہے اور حجر بن عنس کے علاوہ باقی ساری راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں اور حجر بن عنس صدوق راوی ہے جیسا کہ تقریب میں موجود ہے۔“<sup>②</sup>

فضیلۃ الشیخ استاذ المکرم محمد مظفر الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میں اپنے اللہ کی عطا کی ہوئی توفیق سے کہتا ہوں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس حدیث کی سند صحیح ہے، کیونکہ اس کی سند کے تمام راوی حفاظ، اشیات اور آئمہ ہیں سوائے حجر بن عنس کے اور علماء جرح و تعدیل کے اقوال کو پیش کرنے کے بعد جو بات میرے سامنے کھل کر واضح ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ حجر بن عنس ثقہ ہیں کیونکہ ان کے بارہ میں امام ابن معین فرماتے ہیں: شیخ، کوفی، ثقہ، مشہور، باوجود اس کے کہ امام ابن معین متشدد ہیں، لیکن ان کی توثیق کر رہے ہیں۔

اور امام ابن حبان نے ان کو ثقافت میں ذکر کیا ہے۔

اور خطیب بغدادی فرماتے ہیں: ثقہ ہے اور آمین بالجہم کے باب میں انہوں نے ان سے ایک حدیث بھی تخریج کی ہے۔

امام دارقطنی اور ان کے علاوہ اور آئمہ نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

① امام ترمذی، الجامع (27/2)

② الشیخ البانی، سلسلة الأحادیث الصحیحة: (755/1)



امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی توثیق بیان کی ہے، پس یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حجر بن عمنس ثقہ ہیں، لیکن حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ان کو صدوق کہنا اس کا پتہ نہیں چل سکا کہ انھوں نے ان پر صدوق کا حکم کیوں لگایا ہے، باوجود اس چیز کے کہ یہاں پر کوئی عالم ایسا نہیں ہے جس نے ان کو ثقاہت کے درجہ سے صدوق کی طرف گرا دیا ہو، اگر معاملہ اسی طرح ہی ہے تو پھر یہ ثقہ ہیں اور حدیث ان شاء اللہ صحیح ہے۔

بفرض مجال تسلیم کر بھی لیا جائے کہ وہ صدوق ہیں تو پھر بھی ان کی متابعت عبد الجبار بن وائل بن حجر نے کی ہے اور وہ ثقہ ہیں۔

اور اسی طرح کلیب نے کی ہے جو کہ صدوق ہیں۔

پھر بھی حدیث حسن درجہ سے صحت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔“



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

تیسری حدیث:

امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: ہم کو (1) محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم کو (2) سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں (3) لیث نے خبر دی، وہ کہتے ہیں مجھے (4) خالد بن یزید نے بیان کیا، وہ (5) سعید بن ابی ہلال سے بیان کرتے ہیں، وہ (6) نعیم الحمر سے بیان کرتے ہیں۔

عَنْ نَعِيمِ الْمُجَمِرِ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ ﴿عَلَيْهِمُ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ: "آمِينَ" فَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ: اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْإِئْتِنِينَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَسْتَبْهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

”نعیم الحمر فرماتے ہیں: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی، انھوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی، پھر سورہ فاتحہ کی تلاوت کی، جب وہ ﴿عَلَيْهِمُ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پر پہنچے تو انھوں نے آمین کہی اور لوگوں نے بھی آمین کہی اور جب سجدے میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتیں مکمل کر کے کھڑے ہوتے تو پھر بھی اللہ اکبر کہتے اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ تمھاری نماز سے زیادہ مشابہ اور ملتی جلتی ہے۔“

راویان حدیث کا مختصر تعارف:

(1) محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن خالد بن فارس بن ذویب الذہلی، النیسا بوری ان کا نام ونسب ہے۔ ثقہ اور حافظ ہیں، گیارہویں طبقہ کے راوی ہیں، ان کی کل عمر 86 سال

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

ہے اور یہ صحیح بخاری کے راوی ہیں۔<sup>①</sup>

(2) سعید بن حکم بن محمد بن سالم بن ابی مریم ان کا نام، الجملحی ان کی نسبت اور ابو محمد المصری کنیت ہے۔ ثقہ، ثبت اور فقیہ ہیں، دسویں طبقہ کے کبار راویوں میں سے ہیں اور کل عمر انھوں نے 80 سال گزاری ہے۔<sup>②</sup>

(3) لیث بن سعد بن عبدالرحمن ان کا نام، لفہمی المصری نسبت اور ابو الحارث ان کی کنیت ہے۔ ثقہ، ثبت، فقیہ اور مشہور امام ہیں، ساتویں طبقہ کے راوی ہیں، شعبان میں فوت ہوئے۔<sup>③</sup>

(4) خالد بن یزید ان کا نام ہے، ایک قول کے مطابق حمی دوسرے قول کے مطابق سسکی ان کی نسبت اور ابو عبدالرحیم ان کی کنیت ہے، ثقہ اور فقیہ آدمی ہیں، چھٹے طبقہ سے متعلقہ ہیں۔<sup>④</sup>

(5) سعید بن ابی ہلال ان کا نام، اللیثی المصری ان کی نسبت اور ابو العلاء ان کی کنیت ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مدنی الاصل تھے، چھٹے طبقہ کے راوی ہیں، ایک قول کے مطابق 30 ہجری کے بعد فوت ہوئے، ایک قول یہ ہے کہ 30 ہجری سے پہلے فوت ہوئے ہیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ 50 ہجری سے پہلے فوت ہوئے۔

ان کے بارہ میں جرح و تعدیل کے علماء کے اقوال درج ذیل ہیں:

1- متشدد آئمہ:

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: لا بأس بہ، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2- معتدل آئمہ:

① ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 512، ترجمہ نمبر: 6387

② ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 234، ترجمہ نمبر: 2286

③ ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 464، ترجمہ نمبر: 5684

④ ابن حجر، تہذیب التہذیب، صفحہ نمبر: 191، ترجمہ نمبر: 1691

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ کون سی چیز احادیث میں سے اس پر مختلط ہوئی ہے۔

امام دارقطنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔

3- مسابیل آئمہ:

امام عجل فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔

امام ابن حبان نے ان کو ثقافت میں نقل کیا ہے۔

4- دیگر آئمہ:

امام ابن سعد، ابن خزیمہ، خطیب بغدادی، ابن عبد البر، بیہقی نے اس کو ثقہ قرار

دیا ہے۔

امام ساجی فرماتے ہیں: صدوق ہیں اور ابن حزم فرماتے ہیں: قوی نہیں ہے۔

5- متاخرین آئمہ:

حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ثقہ ہے، امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ثقہ ہے۔

واللہ اعلم بالصواب وہ بات جو مذکورہ اقوال سے ظاہر ہو رہی ہے وہ یہی ہے کہ ابو حاتم

کے قول کو تشدد پر محمول کیا جائے گا اور سعید بن ابی ہلال ثقہ راوی ہیں جیسا کہ امام دارقطنی

اور دیگر آئمہ نے بھی اس بات کی صراحت کی ہے۔<sup>①</sup>

اور ابن حزم رضی اللہ عنہ کا ان کو ضعیف قرار دینا اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ ابن حزم کی تضعیف کے ساتھ سلف میں سے کوئی موافقت کرتا مجھے نظر نہیں

آیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ سوائے سنائی کے انھوں نے امام احمد رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا ہے

کہ سعید بن ابی ہلال مختلط ہو گئے تھے، اسی وجہ سے ابن الکلیال نے اپنی کتاب الکواکب

① ابن حجر، تقریب التہذیب، صفحہ نمبر: 488، ترجمہ نمبر: 6028؛ تہذیب التہذیب: (94/4)

رقم الترجمة: 159؛ والعجلی، النقات، ص: 89(566) وابن حبان الثقات(374/6) والذہبی

میزان الاعتدال(162/2)، (3290)

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

انیرات کے ملحق اول میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔<sup>①</sup>

(6) نعیم بن عبداللہ ان کا نام مولیٰ آل عمر، مدنی ان کی نسبت ہے اور مجر کے لقب کے ساتھ زیادہ معروف ہوئے، تیسرے طبقہ کے ثقہ راوی ہیں۔

### حدیث کی تخریج:

سنن نسائی، کتاب الصلاة، باب قرأه بسم الله الرحمن الرحيم (103/2)؛ ابن خزيمة، کتاب الصلاة، باب ذکر الدلیل علی أن الجهر بیسم الله الرحمن الرحيم والمخافتة به جمیعاً مباح (251/1) رقم الحدیث: 499؛ صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب ذکر ما یستحب للإمام أن یجهر بیسم الله الرحمن الرحيم عند ابتداء قرأه فاتحة الكتاب وفي ذکر ما یستحب للمرء الجهر بیسم الله الرحمن الرحيم فی الموضع الذی وصفناه وإن کان الجهر والمخافتة بهما جمیعاً طلقاً مباحاً (104-100/5) رقم الحدیث: 1798 و 1801؛ سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الصلاة، باب جهر الإمام بالتامین (58/2)؛ مستدرک حاکم، کتاب الصلاة، باب إن رسول الله ﷺ قرأ فی الصلاة بسم الله الرحمن الرحيم (232/1)؛ سنن الدار قطنی، کتاب الصلاة، باب وجوب قرأه بسم الله الرحمن الرحيم فی الصلاة (305-306/1)

مندرجہ بالا سارے رواۃ اپنی اپنی سند کے ساتھ خالد سے بیان کرتے ہیں، وہ سعید ابی ہلال سے، وہ نعیم الجمر سے، وہ کہتے ہیں:

صَلَّيْتُ وَرَأَى أَبِي هُرَيْرَةَ..... إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ



① الكواب النيرات، ص: 468



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

تیسری حدیث کا حکم:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو اپنی سنن میں تخریج کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔<sup>①</sup>

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ مستدرک میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ روایت شیخین کی شرط پر پوری اترتی ہے، لیکن انھوں نے اس کو تخریج نہیں کیا۔<sup>②</sup>

اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ خلاقیات میں فرماتے ہیں: اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، ان کی عدلات پر اجماع ہے اور صحیح میں ان کی حدیث کو بطور حجت اور دلیل لیا گیا ہے۔<sup>③</sup>

اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سنن میں فرماتے ہیں: ہمیں ابو بکر بن حارث نے خبر دی، وہ کہتے ہیں علی بن عمر الحافظ نے فرمایا: یہ سند حسن ہے، مراد ان کی اسی حدیث کی سند تھی۔<sup>④</sup>

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حاکم کی موافقت کرتے ہوئے فرمایا: یہ روایت شیخین کی شرط کے مطابق ہے۔<sup>⑤</sup> شیخ شعیب الارنؤوط فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔<sup>⑥</sup>

اور مزید شیخ شعیب الارنؤوط فرماتے ہیں: اس حدیث کی ابن حبان والی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔<sup>⑦</sup>

اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف سنن نسائی میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔<sup>⑧</sup>

① سنن الدارقطنی: 306/1

② مستدرک حاکم: 232/1

③

④ سنن الکبریٰ للبیہقی: 58/2

⑤ مستدرک حاکم: 232/1

⑥ الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: 105/5

⑦ الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: 100/5

⑧ ضعیف سنن نسائی للالبانی، ص: 29، رقم الحدیث: 36

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

فضیلۃ الشیخ محمد مظفر الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اس حدیث کے سارے راوی ثقہ ہیں، جس طرح کہ میں نے اس حدیث کی سندوں کے شجرہ اور جدول میں اس چیز کو بیان کر دیا ہے، ہاں دارقطنی کی روایت میں ایک راوی صدوق ہے اور وہ عبداللہ بن عبدالحکم ہے جو کہ محمد بن عبداللہ بن حکم کے والد محترم ہیں۔

اور امام بیہقی کی سند میں عبدان راوی ہے، حافظ اور صدوق ہے باقی سارے کے سارے رواۃ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔

اور شیخ حماد الانصاری شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن ابی ہلال کے ضعف کے بارہ میں حافظ ابن حزم کی پیروی کی ہے جب کہ وہ اس موقف میں درست نہیں ہیں۔<sup>①</sup>

اور سعید بن ابی ہلال کا الکوآکب النیرات میں ملحق اول میں تذکرہ کیا گیا ہے، لیکن یہ بات میرے لیے واضح نہیں ہو سکی کہ خالد بن یزید نے ان سے روایت اختلاط سے پہلی لی ہے یا بعد میں۔<sup>②</sup>



<sup>①</sup>الکوآکب النیرات فی معرفۃ من اختلط من الرواۃ الثقات، ص: 468، لللاحق الأول  
<sup>②</sup>المصدر السابق... نفسه



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

چوتھی حدیث:

امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم کو (1) اسحاق بن منصور نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم کو (2) عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہم کو (3) حماد بن سلمہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم کو (4) سہیل بن ابی صالح نے بیان کیا، وہ اپنے (5) باپ سے بیان کرتے ہیں، وہ (6) عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتی ہیں کہ نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا حَسَدَ ثَنُكُمْ الْيَهُودُ مَا حَسَدَ ثَنُكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّائِمِينَ"

"یہودی تمہاری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ تمہارے سلام کہنے (ایک دوسرے کو) اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔"

راویان حدیث کا مختصر تعارف:

(1) اسحاق بن منصور بن بہرام الکوفی ان کا نام، ابو یعقوب کنیت اور التمیمی، المروزی ان کی نسبت ہے۔ بخاری، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ کے راوی ہیں، ثقہ اور مثبت ہیں، گیارہویں طبقہ کے راوی ہیں۔<sup>①</sup>

(2) عبدالصمد بن عبدالوارث بن سعید بن ذکوان ان کا نسب اور التمیمی، المعبری، الثوری ان کی نسبت اور ابو سہیل البصری ان کی کنیت ہے۔ صدوق اور مثبت ہیں، اصحاب صحاح ستہ نے بھی ان سے حدیث لی ہے، نویں طبقہ کے راوی ہیں۔<sup>②</sup>

(3) حماد بن سلمہ بن دینار البصری ان کا نام اور ابو سلمہ ان کی کنیت ہے۔ ثقہ، عابد اور اُخبت الناس ہیں، آخری عمر میں ان کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا، بخاری معلق، مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں اور آٹھویں طبقہ کے کبار لوگوں میں سے ہیں۔<sup>③</sup>

① ابن حجر، تقریب التہذیب، صفحہ نمبر: 103، ترجمہ نمبر: 384

② ابن حجر، تقریب التہذیب، صفحہ نمبر: 365، ترجمہ نمبر: 4080

③ ابن حجر، تقریب التہذیب، صفحہ نمبر: 178، ترجمہ نمبر: 1499

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

(4) سہیل بن ابی صالح ذکوان السمان ان کا نام، ابو یزید المدنی ان کی کنیت ہے۔ صدوق ہیں، آخری عمر میں حافظہ متغیر ہو گیا تھا اور صحاح ستہ کے راوی ہیں، چھٹے طبقہ سے ہیں اور خلیفہ منصور کی خلافت میں فوت ہوئے۔<sup>①</sup>

(5) ذکوان ان کا نام ابو صالح السمان الزیات ان کی کنیت اور المدنی ان کی نسبت ہے۔ ثقہ اور مثبت راوی ہیں اور کوفہ کی طرف تیل وغیرہ کی تجارت کرتے تھے، تیسرے طبقہ میں سے ہیں اور صحاح ستہ کے راوی ہیں، 101 ہجری میں فوت ہوئے۔<sup>②</sup>

(6) عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا ان کا نام ہے، ام المؤمنین ہیں۔ فقیہ امت کے لقب کے ساتھ معروف ہیں اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد تمام ازواج مطہرات سے برتر مقام والی حاملہ تھیں، 57 ہجری میں فوت ہوئی ہیں۔<sup>③</sup>

### حدیث کی تخریج:

سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة والسنة فیہا، باب الجہر بآمین (278/1) رقم الحدیث: 856؛ صحیح ابن خزيمة، کتاب الصلاة، باب ذکر حسد اليهود المؤمنین علی التأمین (287/1) رقم الحدیث: 574

امام ابن ماجہ اور امام ابن خزيمة دونوں اپنی اپنی سند کے ساتھ سہیل بن ابی صالح سے بیان کرتے ہیں، وہ اپنے باپ سے اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کائنات ﷺ سے بیان کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَا حَسَدْتُكُمْ الْيَهُودُ مَا حَسَدْتُكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ"

"یہودی تمہاری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ تمہارے سلام اور آمین کہنے پر کرتے ہیں۔"

<sup>①</sup> ابن حجر، تقریب التہذیب، صفحہ نمبر: 259، ترجمہ نمبر: 2675

<sup>②</sup> ابن حجر، تقریب التہذیب، صفحہ نمبر: 203، ترجمہ نمبر: 1841

<sup>③</sup> الإصابة فی تمییز الصحابة (359/4) ترجمہ نمبر: 704

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

یہ الفاظ سنن ابن ماجہ کے ہیں۔

اور ابن خزیمہ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْكَ - فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَفِيهِ: "إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ حَسَدٌ وَهُمْ لَا يَحْسُدُونََنَا عَلَى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُونََنَا عَلَى السَّلَامِ وَعَلَى آمِينٍ" -

”عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اے محمد! تجھے موت آجائے، تو نبی کریم ﷺ نے اس کے جواب میں کہا: عَلَیْكَ ”کہ تجھ پر“ اور ایک لمبی حدیث ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہود حاسد قوم ہیں اور وہ ہماری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا حسد وہ ہمارے سلام اور آمین کہنے پر کرتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد نے مسند احمد (6/134، 135) اور امام بیہقی نے سنن الکبریٰ میں کتاب الصلوٰۃ، باب التأمین (2/56) پر رقم کیا ہے۔

مندرجہ بالا دونوں راوی اپنی اپنی سند کے ساتھ محمد بن الاشعث سے بیان کرتے ہیں، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

بَيْنَنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَأَوَدَّ لَهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْكَ - وَفِيهِ - إِنَّهُمْ لَا يَحْسُدُونََنَا عَلَى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُونََنَا عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الَّتِي هَدَانَا اللَّهُ لَهَا وَصَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى قَوْلِنَا خَلْفَ الْإِمَامِ: "آمِينٍ" -

”ایک دفعہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس تھی کہ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی (نبی کریم ﷺ

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

پر داخل ہو کر) پس اس نے کہا: آپ پر موت آجائے تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں کہا: عَلَيَّكَ يَعْنِي تَجْهٍ پْرَآءَ۔“

اور اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”یہودی تمہاری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا حسد وہ تمہارے جمعہ کے دن پر کرتے ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی اور یہودیوں کو اس دن سے پھسلا دیا اور محروم کر دیا اور ہمارے قبلہ پر جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی اور جس سے یہودی گمراہ ہو گئے اور ہمارا امام کے پیچھے آمین کہنے پر کرتے ہیں۔“

اور مسند احمد کے یہاں یہ الفاظ اور امام بیہقی کی وہ روایت جس کو وہ اپنے شیخ ابی الحسن علی بن محمد بن علی المقرئ سے روایت کرتے ہیں، کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

اور ابی زکریا بن ابی اسحاق المزکی کی روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

لَمْ يَحْسُدُونَا الْيَهُودُ بِشَيْءٍ مَا حَسَدُونَا بِثَلَاثٍ ، التَّسْلِيمِ ، وَالتَّامِينِ  
وَاللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

”یہودی ہماری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا حسد وہ تین چیزوں سلام کہنے، آمین کہنے اور اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنے کی وجہ سے کرتے ہیں۔“





## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

چوٹی حدیث کا حکم:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح سنن ابن ماجہ میں ذکر کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے۔<sup>①</sup>

اور اسی طرح اس حدیث کو سلسلہ صحیحہ میں بھی ذکر کیا ہے۔<sup>②</sup>

اور دکتور محمد مصطفیٰ الاعظمی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔<sup>③</sup>

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اسی حدیث کی ابن خزیمہ والی سند کے بارہ میں گفتگو کی تو فرمایا:

”میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اس کے سارے راوی ثقہ ہیں اور صحیح کے راوی ہیں۔“<sup>④</sup>

اور ابو بشر الواسطی ان کا نام اسحاق بن شہین ہے اور وہ امام بخاری کے مشائخ میں سے ہیں۔

اور امام بوسیری ”زوائد“ میں فرماتے ہیں: یہ سند صحیح ہے اور اس کے تمام راویوں کے ساتھ امام مسلم نے دلیل اور حجت پکڑی ہے۔<sup>⑤</sup>

اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اور بھی مختلف سندیں ہیں۔

حصین بن عبدالرحمن عمرو بن قیس سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن الاشعث سے، وہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع بیان کرتے ہیں اور فرمایا کہ یہ سند جمید ہے اس کے سارے راوی ثقہ ہیں، محمد بن الاشعث کے علاوہ باقی سارے راوی مسلم کے ہیں اور ان کو امام ابن

① صحیح سنن ابن ماجہ للابانی، (142/1) رقم الحدیث: 697

② سلسلۃ الصحیحۃ للابانی، (312/2) رقم الحدیث: 691

③ صحیح ابن خزیمہ، بتحقیق محمد مصطفیٰ الاعظمی (287/1)

④ سلسلۃ الصحیحۃ للابانی، (312/2) رقم الحدیث: 691

⑤ سنن ابن ماجہ، (278/1) رقم الحدیث: 856

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

حبان نے ثقہ قرار دیا ہے، ان سے ایک بہت بڑی جماعت روایت کرتی ہے اور کبار تابعین میں سے ہیں اور فرمایا کہ اس کے ترجمہ کے لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث شاہد ہے ان الفاظ کے ساتھ:

إِنَّ الْيَهُودَ لَيَحْسُدُونَكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ وَهُوَ الصَّحِيحُ - ①

”بے شک یہودی تمہارے سلام کہنے اور آمین کہنے پر تمہارے ساتھ حسد کرتے ہیں۔“ اور وہ حدیث صحیح ہے۔

فضیلۃ الشیخ استاذی محمد مظفر الشیرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”یہ حدیث اپنے تمام طرق اور تمام سندوں کے ساتھ صحیح ہے جیسا کہ آپ نے اس حدیث کی سندوں کے شجرہ اور جدول سے ملاحظہ کر لیا ہے۔“



① سلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، (313/2)، رقم الحدیث: 314

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

یا نچویں حدیث:

امام طبرانی فرماتے ہیں ہم کو (1) معاذ بن اُمثلی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم کو (2) ابوالعالیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم کو (3) شعبہ نے بیان کیا، وہ (4) سلمہ بن کہیل سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں میں نے (5) ابو عنینس سے سنا وہ (6) وائل الحضرمی سے بیان کرتے ہیں:

أَنَّه صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: "آمِينَ"  
فَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَتَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ  
وَعَنْ يَسَارِهِ۔

”انہوں (یعنی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا اس وقت آپ ﷺ نے آمین کہا، پس اپنی آواز کو آمین کہتے ہوئے تھوڑا مدہم رکھا اور اپنا دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور آپ ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔“

راویان حدیث کا مختصر تعارف:

(1) معاذ بن اُمثلی بن معاذ بن معاذ بن نصر بن حسان ان کا نام، ابو اُمثلی کنیت اور العنبری نسبت ہے۔ بغداد کے رہنے والے تھے، محمد بن کثیر العبدي وغیرہ سے روایت لی ہے اور ثقہ ہیں۔ 208 ہجری میں پیدا ہوئے، 286 ہجری کو سوموار والے دن ربیع الاول کے دو دن ابھی باقی تھے تو فوت ہو گئے۔ باب الکوفہ کے مقبرہ میں کریمی کے پہلو میں دفن ہوئے، طبرانی اور خطیب بغدادی نے ان سے روایت لی ہے۔<sup>①</sup>

(2) ہشام بن عبدالملک ان کا نام، ابوالولید کنیت اور الطیالسی البصری ان کی نسبت ہے۔

① خطیب بغدادی، (136/13) ترجمہ نمبر: 7121



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

نویں درجہ کے ثقہ اور ثبت راوی ہیں، 27 کوفوت ہوئے، ان کی کل عمر 94 برس تھی، صحاح ستہ کے راوی ہیں۔<sup>①</sup>

(3) شعبہ بن الحجاج بن ورد العتکی ان کا نام، ابو بسطام کنیت اور الواطی البصری نسبت ہے۔ ثقہ، حافظ اور متقن ہیں۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: شعبہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں اور یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عراق میں رجال کے بارہ میں جانچ پڑتال کی اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا اور ساتویں طبقہ کے عابد آدمی تھے، 60 ہجری میں فوت ہوئے اور صحاح ستہ کے راوی ہیں۔<sup>②</sup>

(4) سلمہ بن کہیل، ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

(5) ابو عنینس وہ حجر بن عنینس ہیں، ان کا ترجمہ بھی گزر چکا ہے۔

(6) وائل بن حجر الحضرمی، ان کا ترجمہ بھی گزر چکا ہے۔

### حدیث کی تخریج:

مسند أحمد (316/4)؛ مسند الطیالسی (ص: 138) رقم الحدیث: 1024؛ سنن الدار قطنی، کتاب الصلاة، باب التأمین بعد فاتحة الكتاب والجهر بها (334/1)؛ معجم الكبير للطبرانی (45/22)؛ سنن الكبرى للبيهقي، کتاب الصلاة، باب جهر الإمام بالتأمین (57/2)

مندرجہ بالا پانچوں آئمہ اپنی اپنی سند کے ساتھ شعبہ سے بیان کرتے ہیں، وہ سلمہ بن کہیل سے، وہ حجر بن ابی العنینس سے، وہ فرماتے ہیں: میں نے علقمہ کو وائل سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے یا حجر نے اس کو وائل سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا﴾

① ابن حجر، تقریب التہذیب، صفحہ نمبر: 573، ترجمہ نمبر: 7301

② ابن حجر، تقریب التہذیب، صفحہ نمبر: 266، ترجمہ نمبر: 2790

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

الضَّالِّينَ ﴿﴾ پڑھا تو آپ نے آمین کہی اور آمین کہتے ہوئے آپ نے اپنی آواز کو تھوڑا سا مخفی رکھا اور اپنا دائیاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔

مگر امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کی زیادتی کو ذکر نہیں کیا:

وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ تَسَارِهِ۔

”اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔“

اور حجر ابو العنيس ان مذکورین آئمہ کی سندوں میں وائل بن حجر سے علقمہ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں اور طبرانی کی روایت میں جس کو وہ اپنے شیخ معاذ بن العثمی اور ابی مسلم الکحبی بیان کرتے ہیں، وہ علقمہ کے واسطے کے بغیر ہے جیسا کہ آپ جدول سے ملاحظہ کر چکے ہیں۔

اور امام طبرانی نے بھی اپنی معجم الکبیر (44، 43/22) میں معاذ العثمی سے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں ہم کو ابوالولید نے بیان کیا ہے اور ابی مسلم الکحبی کہتے ہیں ہم کو حجاج بن نصیر نے بیان کیا، یہ دونوں شعبہ سے وہ سلمہ بن کہیل سے وہ کہتے ہیں میں نے حجر ابو العنيس سے سنا وہ وائل الحضرمی سے بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ ﴿وَالضَّالِّينَ﴾ قَالَ: آمِينَ، وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَجَعَلَهَا عَلَى تَطْبِئِهِ وَكَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَعْنُ حَمْدَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَمْنَا لَكَ الْحَمْدُ وَنَسَلِمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ تَسَارِهِ تَسْلِيمَتَيْنِ۔ هَذَا الْفَطَابِيُّ مُسَلِمَ الْكُحْبِيِّ۔

”انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ نے ﴿وَالضَّالِّينَ﴾

اپنا دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو اپنے پیٹ پر رکھا اور جب آپ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ساتھ کہتے: اَللّٰهُمَّ رَتِّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور اپنے دائیں اور بائیں دونوں طرف سلام پھیرتے۔“ اور یہ الفاظ ابی مسلم الکحفی کے ہیں۔





یا نچویں حدیث کا حکم:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جامع ترمذی میں فرماتے ہیں:

”ابن وائل کی اس حدیث کو شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے، انھوں نے ابی العنسیس سے انھوں نے علقمہ سے وہ اپنے باپ وائل سے بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ:  
آمِينَ وَخَفَّضَ بِهَا صَوْتَهُ

”بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا تو آپ نے آمین کہا اور آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھا۔“

امام ابو یسعی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: آمین کے بارہ میں شعبہ کی حدیث سے سفیان کی حدیث زیادہ صحیح اور درست ہے۔

اس حدیث کو بیان کرنے میں شعبہ متعدد جگہوں پر غلطی کر گئے ہیں:

1- شعبہ نے کہا: عن جمر ابی العنسیس یہ درست نہیں ہے، کیونکہ ان کا صحیح نام جمر بن عنسیس ہے اور ان کی کنیت ابو سکن ہے۔

2- شعبہ نے اس حدیث میں زیادتی کی ہے۔ عن علقمہ بن وائل، حالانکہ اس میں علقمہ سے روایت نہیں ہے بلکہ جمر بن عنسیس سے روایت ہے اور وہ وائل بن جمر سے بیان کرتے ہیں۔

3- شعبہ نے کہا: خَفَّضَ بِهَا صَوْتَهُ کہ آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو آپ نے پست رکھا۔ یہ الفاظ نہیں بلکہ درست الفاظ یہ ہیں: مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ کہ آمین کہتے ہوئے آپ نے اپنی آواز کو بلند کیا اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے بارہ میں ابو

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

زرعہ سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: آمین کے بارہ میں سفیان کی حدیث شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

اور فرمایا: اس حدیث کو علاء بن صالح الاسدی نے سلمہ بن کہیل سے سفیان کی روایت کی طرح ہی بیان کیا ہے۔<sup>①</sup>

اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی بات کہی جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارہ میں کہی، پھر حدیث کو اپنی سند کے ساتھ شعبہ سے بیان کیا، انھوں نے سلمہ بن کہیل سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں میں نے حجر ابو العنبر سے سنا، وہ وائل الحضرمی سے بیان فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو اس وقت آپ نے اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے آمین کہا۔

اس حدیث کو وائل بن حجر سے ثوری کی روایت کی طرح دو اور مختلف سندوں سے بیان کیا گیا ہے۔

اور مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اگر کہا جائے کہ امام عینی حنفی نے بھی اس چیز کا جواب دیا ہے جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کی طرف ان کی دوسری غلطی سے منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ: امام شعبہ کا یہ کہنا: زَادَ فِيهِ عُلُقَمَةٌ (اس میں علقمہ نے کچھ الفاظ کی زیادتی کی ہے) یہ کہنا مضر نہیں ہے، کیونکہ ثقہ کی زیادتی قبول ہوتی ہے اور خصوصی طور پر جب کوئی شعبہ جیسا آدمی ہو تو وہ تو بالاولیٰ قبول ہے۔“

اور فضیلۃ الشیخ مظفر الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ہم کہتے ہیں کہ ابھی آپ نے پڑھ لیا کہ شعبہ رحمۃ اللہ علیہ راویوں کے بارہ میں بہت سی زیادہ غلطیاں کر جاتے ہیں اور پھر یہ بات بھی عیاں ہے کہ

① جامع ترمذی، (29,28/2)

یہاں پر اس زیادتی کو بیان کرنے میں شعبہ متفرد ہیں، کسی بھی ثقہ اور ضعیف راوی نے اس زیادتی میں ان کی متابعت اور موافقت نہیں کی، بلکہ اس زیادتی کا ذکر کرنے میں سفیان، علاء بن صالح اور محمد بن سلمہ نے شعبہ کی مخالفت کی ہے، انہوں نے اپنی روایت میں اس زیادتی کا ذکر نہیں کیا۔

اور اس بات کو خصوصیت سے یاد رکھیں کہ سفیان شعبہ سے زیادہ حافظ ہیں اور یہ بات مسلم ہے کہ جب سفیان مخالفت کرنے والے ہوں تو اس وقت سفیان کی بات مقدم ہوگی اور ان ساری چیزوں کے باوجود سید الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر نص قائم کی ہے کہ شعبہ اس زیادتی میں غلطی کر گئے ہیں۔

ان سارے دلائل سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس زیادتی کو بیان کرنے میں شعبہ غلطی کر گئے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(وَقَالَ خَفَّضَ بِهَا صَوْتَهُ وَأَنَّ مَا هُوَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ)

”شعبہ نے کہا کہ آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھا، جب کہ صحیح الفاظ ہیں کہ آمین کو کہتے ہوئے اپنی آواز کو لمبا کیا۔“

یہ وہ تیسری جگہ ہے ان جگہوں میں سے جہاں پر شعبہ سے خطا اور غلطی ہوگئی ہے۔ پس شعبہ کا قول خَفَّضَ بِهَا صَوْتَهُ یہ غلطی اور خطا ہے جب کہ درست یہ ہے مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ جس طرح کہ سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

اور اگر یہ بات کہی جائے کہ سفیان رحمۃ اللہ علیہ اور شعبہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں ہی ثقہ، ثبت اور امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں اور ان دونوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو دوسرے سے زیادہ غلطی کرنے والا ہو۔

اور اگر کہنے والا یہ کہے کہ سفیان کو اپنے اس قول میں غلطی لگی مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ تو پھر کون سی





## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

ثقفہ اور نہ ہی کسی ضعیف آدمی نے ان کی متابعت و موافقت کی ہے۔  
جب کہ سفیان رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ اس میں دو آدمیوں نے ان کی  
متابعت کی ہے: ایک علاء بن صالح ہیں انھوں نے اس حدیث کو سلمہ بن  
کھیل سے سفیان کی حدیث کی طرح ہی روایت کیا ہے اور علاء بن صالح ثقفہ  
راوی ہیں۔

اور دوسرے راوی محمد بن مسلمہ ہیں، شعبہ کی روایت کو بیان کرنے کے بعد  
امام دارقطنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں  
جس طرح شعبہ نے کہا ہے وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ اس کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ  
یہ شعبہ کو وہم ہوا ہے، کیونکہ سفیان ثوری، محمد بن مسلمہ اور ان کے علاوہ دیگر  
راویان حدیث نے اس حدیث کو سلمہ بن کھیل سے بیان کیا ہے اور کہا ہے  
کہ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کیا تھا۔  
اور محمد بن مسلمہ ضعیف ہیں اور اس سے یہ بات نکھر کر سامنے آگئی کہ سفیان کی  
ثقفہ اور ضعیف دونوں نے متابعت کی ہے، جب کہ شعبہ رضی اللہ عنہ کی نہ کسی ثقفہ نے  
اور نہ ہی کسی ضعیف راوی نے متابعت کی ہے۔“

فضیلۃ الشیخ محمد مظفر الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میں کہتا ہوں کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ سفیان والی حدیث کے الفاظ  
مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ یہ ہی درست الفاظ ہیں اور شعبہ والی روایت کے الفاظ  
وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ یہ غلطی ہے درست الفاظ نہیں ہیں تو پھر آپ کے سامنے یہ  
بات اظہر من الشمس اور روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ آمین باواز بلند کہنا  
اور جہراً کہنا ہی راجح اور قوی عمل ہے۔“<sup>①</sup>

① المبارک فوری، تحفة الأحمودی شرح جامع ترمذی (210/1)

ان آثار کے بارہ میں جو امام اور مقتدی کے بلند آواز سے

آمین کہنے کے متعلق وارد ہوئے ہیں

پہلا اثر:

امام عبدالرزاق، ابن جریج سے بیان کرتے ہیں اور وہ عطاء رضی اللہ عنہ سے قال قلت له أكان ابن الزبير يؤمن على إثر أم القرآن؟ قال نعم، ويؤمن من وراءه حتى إن للمسجد للجة ثم قال إنما آمين دعاء وكان ابوهريرة يدخل المسجد وقد قام الإمام قبله فيقول لا تسبقني بآمين<sup>①</sup>۔ اسنادہ صحیح۔

”ابن جریج عطاء سے بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ کیا ابن زبیر سورہ فاتحہ مکمل ہونے کے بعد آمین کہا کرتے تھے؟ تو انھوں نے جواب میں کہا: ہاں کہا کرتے تھے، وہ بھی اور جو ان کے پیچھے نماز ادا کرنے والے ہوتے تھے وہ بھی اس قدر بلند آواز سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی، پھر انھوں نے کہا کہ آمین دعا ہے۔“

① عبدالرزاق، المصنف، ابواب القراءة، باب آمین (98/2) حدیث نمبر: 263 اور اس کی سند میں ابن جریج ہیں جن کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے، اموی اور کی ان کی نسبت ہے، ثقہ اور فقیہ آدی ہیں، ملس بھی ہیں اور ارسال بھی کرتے ہیں، چھٹے طبقہ کے آدی ہیں۔ تقریب التہذیب، ص: 363 ترجمہ نمبر: 4193 لیکن اس اثر میں انھوں نے تدلیس نہیں کی بلکہ تصریح کی ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا اور وہ عطاء بن ابی رباح القرظی ہیں، اہلکی، ثقہ، فقیہ اور فاضل آدی ہیں، لیکن ارسال بہت زیادہ کرتے ہیں، تقریب التہذیب، ص: 391 ترجمہ نمبر: 4591

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

دوسرا اثر:

امام عبدالرزاق ابن جریج سے بیان کرتے ہیں کہتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ آمین کہتے ہیں؟ تو انھوں نے کہا: لا ادعها أبداً میں آمین کبھی بھی نہیں چھوڑتا، کہا: اثرام القرآن فی المکتوبۃ والتطوع سورۃ فاتحہ کے بعد فرضی اور نفلی دونوں نمازوں میں؟ تو انھوں نے جواب میں کہا: ولقد کنت أسمع الأئمة یقولون علی اثرام القرآن میں نے آئمہ سے سنا تھا وہ سورۃ فاتحہ مکمل کرنے کے بعد خود بھی آمین کہتے تھے اور ان کے پیچھے نماز ادا کرنے والے بھی اس قدر بلند آواز سے آمین کہتے تھے حتیٰ ان للمسجد للجمعة<sup>①</sup> حتیٰ کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ اسنادہ صحیح

تیسرا اثر:

امام عبدالرزاق داود بن قیس سے بیان کرتے ہیں وہ منصور بن میسرہ سے وہ کہتے ہیں: صلیت مع ابی ہریرۃ فکان إذا قال ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فقال: "آمین" حتیٰ سمعنا فیؤمّن من خلفه وکان یکبر بنا هذا التکبیر إذا رکع وإذا سجد۔<sup>②</sup>

”میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ادا کی تو وہ جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتے تو آمین کہتے حتیٰ کہ وہ اپنی آواز ہمیں بھی سنانے لگے اور جواں کے پیچھے نماز ادا کرتے تو وہ بھی آمین کہتے تھے۔“

چوتھا اثر:

امام عبدالرزاق ابن جریج سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے طاؤس کے بیٹے نے بیان کیا کہ:

① مصنف عبدالرزاق، أبواب الفراءة، باب آمین: 98/2، رقم: 2643

② مصدر سابق، 96/2، رقم: 2634

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

لَا يَعْلَمُ أَبَاهُ إِلَّا كَانَ يَقُولُهَا الْإِمَامُ وَمِنْ وَرَاءَهُ۔<sup>①</sup>

یا نچوال اثر:

امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم کو امام کو کب نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم کو فطر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے:

أَدْرَكَتُ النَّاسَ وَلَهُمْ رَجَّةٌ فِي مَسَاجِدِهِمْ بِأَمِينٍ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾۔<sup>②</sup>

”کہ میں نے لوگوں کو پایا ہے کہ جب ان کا امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا تو وہ اس قدر بلند آواز سے آمین کہتے کہ ان کی مساجد گونج اٹھتی تھیں۔“

چھٹا اثر:

امام ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں ہم کو کب نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم کو ربیع نے بیان کیا، وہ عطاء سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

لَقَدْ كَانَ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا بِأَمِينٍ لَجَّةٌ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾۔<sup>③</sup> اسنادہ صحیح

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا تو ہماری یہ مسجد آمین سے گونج اٹھتی تھی۔“



① مصنف عبدالرزاق، 2/96 رقم: 2642، ابواب القراءة، باب آمین

② مصنف ابن ابی شیبہ، 2/425 کتاب الصلوات، باب ما ذکر وافی آمین ومن کان یقولها

③ للصدر السابق، 2/426

## دوسری فصل

یہ چار مباحث پر مشتمل ہے

**پہلی مباحث:**

اس میں سابقہ احادیث سے مستنبط فوائد کا اجمالاً تذکرہ ہے۔

**دوسری مباحث:**

جہری نماز میں امام کا باواز بلند آمین کہنا اس کے بیان میں ہے۔

**تیسری مباحث:**

اس میں مقتدی کے بلند آواز سے آمین کہنے کے بارہ میں علماء کے مذاہب کا تذکرہ

ہے۔

**چوتھی مباحث:**

منفرد آدمی کے بلند آواز سے آمین کہنے کے بارہ میں جب وہ جہری نمازوں میں

قرأت کرے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

پہلی مبحث:

اس میں سابقہ احادیث سے مستنبط فوائد کا اجمالی تذکرہ ہے

پہلی حدیث سے ماخوذ فوائد:

پہلا فائدہ:

حدیث نبوی ﷺ کے ظاہر سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ مقتدی کے لیے آمین کہنا اس وقت مشروع ہے جب امام آمین کہے گا، کیونکہ مقتدی کی آمین کو امام کی آمین کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے، اس لیے اگر امام آمین چھوڑ دے تو مقتدی بھی آمین نہیں کہے گا اور یہ توجیہ بالکل کمزور اور ضعیف ہے، اگر امام نے آمین نہیں کہا تو مقتدی کے لیے بلند آواز سے آمین کہنا مستحب ہے قطع نظر اس بات کے کہ امام نے عمداً، جان بوجھ کر چھوڑا ہے یا بھول کر چھوڑا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا:  
"آمِينَ"۔

”کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم  
”آمین کہو۔“

دوسرا فائدہ:

اس حدیث سے اس بات پر استدلال لیا گیا ہے کہ مقتدی کا امام کے آمین کہنے کے بعد آمین کہنا مستحب ہے، کیونکہ مقتدی کے آمین کہنے کو امام کے آمین کہنے پر ”فاء“ کے ساتھ مرتب کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کا موقف یہ ہے کہ امام اور مقتدی کا

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

اکٹھا آمین کہنا مستحب ہے۔

ان شاء اللہ ان کی تفصیل آگے آئے گی۔

### تیسرا فائدہ:

اور اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ امام جن نمازوں میں جہری قرأت کرتا ہے ان میں آمین بھی بلند آواز سے کہے گا اگر آمین جہری نہیں تو ایسی صورت میں لوگوں کی آمین کو امام کی آمین کے ساتھ مطلق کیوں کیا گیا ہے؟

### چوتھا فائدہ:

اس حدیث میں مقتدی کو امام کے پیچھے مطلق طور پر آمین کہنے کا حکم ہے اگرچہ مقتدی ذاتی طور پر جو فاتحہ پڑھ رہا ہے اس کے درمیان میں ہی کیوں نہ ہو، اگر امام نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو مقتدی آمین کہے گا دو مشہور وجوہات میں سے ایک مشہور وجہ یہی ہے۔

### پانچواں فائدہ:

نبی محترم ﷺ کی حدیث کی پیروی کرتے ہوئے سورہ فاتحہ کے فوراً بعد بغیر کسی زیادتی کے آمین پر اقتصار کرنا مستحب عمل ہے۔

### چھٹا فائدہ:

اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سماعت کے حوالہ سے ایسی قوت اور اک عطا فرمائی ہے کہ وہ آسمان پر ہونے کے باوجود بھی زمین پر بنو آدم جو بھی گفتگو کرتے ہیں ان کو سنتے ہیں۔ اور اس کی تفصیل بحث کے آخر میں ان شاء اللہ آئے گی۔

### ساتواں فائدہ:

اور اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ جب لوگوں کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافقت کر جائے تو ان کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

## نماز میں اونچے آواز سے آمین کہنا

حدیث کے ظاہر سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ گزشتہ جتنے گناہ ہوں صغیرہ ہوں یا کبیرہ سب کی بخشش ہو جاتی ہے۔

اور علماء کرام نے اس حدیث کو اور اس جیسی دوسری احادیث نبویہ کو صرف صغیرہ گناہوں کو مٹانے کے ساتھ خاص کیا ہے اور ان کا مؤقف یہ ہے کہ کبیرہ گناہ تو بہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

گویا کہ جب علمائے کرام نے اس کو بعض روایات میں صغیرہ گناہوں کے ساتھ مقید دیکھا تو انہوں نے دیگر روایات کو جن میں مطلق گناہوں کا تذکرہ ہے ان کو بھی اسی تفسیر پر ہی محمول کر لیا، جیسا کہ صحیح حدیث ہے:

الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ  
مُكَفَّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتَنَبْتُمُ الْكَبَائِرَ۔

”پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے لے کر دوسرے رمضان کے دوران والے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔“

### اتھوں فائدہ:

اس حدیث میں امامیہ فرقہ کے دعویٰ کا رد ہو رہا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ نماز میں آمین با آواز بلند کہنا نماز کو باطل کر دیتا ہے وہ اس دعویٰ کے ساتھ سلف اور خلف کے اجماع کو توڑنے والے ہیں، کیونکہ ان کے پاس اس کے بارہ میں کوئی صحیح یا ضعیف دلیل بھی موجود نہیں ہے۔

دوسری حدیث سے مستنبط ہونے والے فوائد:

### پہلا فائدہ:

اس حدیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ﴿وَلَا



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

الضَّالِّينَ ﴿۝﴾ پڑھا تو آپ نے آمین کہی اور ساتھ اپنی آواز کو بھی بلند کیا۔

اور اس حدیث کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: فَجَهَرَ بِأَمِينٍ کہ آپ نے بلند آواز کے ساتھ آمین کہا۔

اس روایت کے ان الفاظ سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ امام جہری نمازوں میں آمین بلند آواز سے کہے گا۔

اس کی تفصیل دوسری بحث میں آئے گی۔

### دوسرا فائدہ:

اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہو رہا ہے جو کہتے ہیں کہ امام جہری نمازوں میں آمین بلند آواز سے نہیں کہے گا۔

تیسری حدیث سے مستنبط ہونے والے فوائد:

### پہلا فائدہ:

اس حدیث سے بھی یہ ثابت ہو رہا ہے کہ امام جہری نمازوں میں آمین بلند آواز سے کہے گا اور مقتدیوں کا بھی جہری نمازوں میں آمین جہراً کہنا ثابت ہوتا ہے۔

### دوسرا فائدہ:

سجدوں کے وقت، سجدوں سے اٹھتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے اٹھتے وقت بلند آواز سے تکبیر کہنا بھی اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے۔

### تیسرا فائدہ:

جہری نمازوں میں سورہ فاتحہ شروع کرتے وقت بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا چوٹی حدیث سے مستنبط ہونے والے فوائد:

### پہلا فائدہ:

اس حدیث سے یہودیوں کا جہری نمازوں میں مسلمانوں کا امام کے پیچھے بلند آواز سے آمین کہنے سے حسد کرنا ثابت ہوتا ہے یعنی یہود اس وقت حسد کرتے ہیں جب وہ مسلمانوں کا بلند آواز سے آمین کہنا سنتے ہیں۔

### دوسرا فائدہ:

امام اور مقتدی کا جہری نمازوں میں بلند آواز سے آمین کہنے کا استدلال بھی اسی حدیث سے لیا گیا ہے، کیونکہ یہودیوں کا مسلمانوں پر حسد کرنا تو بلند آواز کے ساتھ آمین کہنے سے ہوتا تھا اگر مخفی آواز سے آمین کہیں تو پھر ان کے حسد کرنے کا مفہوم ہی واضح نہیں ہوتا۔

### تیسرا فائدہ:

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان جب ایک دوسرے پر سلام کہتے ہیں تو یہودی سلام کہنے سے حسد کرتے ہیں اسی وجہ سے جب وہ مسلمانوں پر سلام کہتے ہیں تو اس وقت وہ کہتے ہیں: السام علیکم یعنی تم پر موت وارد ہو۔

### چوتھا فائدہ:

اسی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ ہر وہ حکم جس میں یہودیوں کی مخالفت اور ان کے چڑنے کا بیان ہے ہمیں وہ کام کرنے کا اس وقت تک حکم ہے کہ جب تک وہ اس شریعت میں مشروع اور جائز ہے۔

### پانچویں حدیث سے مستنبط مسائل:

اس حدیث سے جہری نمازوں میں آہستہ آواز سے آمین کہنا ثابت ہو رہا ہے، لیکن یہ حدیث ایسی ہے جس کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

شعبہ سے خطا ہوئی ہے جو انہوں نے بیان کیا ہے کہ: **فَاخْفَى بِهَا صَوْتَهُ** کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی آواز کو مخفی رکھا۔

صحیح الفاظ یہ ہیں:

**مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ**۔

”کہ نبی اکرم ﷺ نے آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو کھینچا۔“

اس پانچویں حدیث پر تفصیلی بحث پہلی بحث کی پہلی فصل میں گزر چکی ہے اور یہ وہ بڑے بڑے فوائد جن کو حافظ عراقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”طرح التقریب علی التقریب“ میں ذکر کیا ہے۔

اور الجہد بالتأمین کے مسئلہ پر بڑی عمدہ گفتگو کی ہے جو کوئی اس سے زیادہ استفادہ کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کی طرف رجوع کرے۔



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

دوسری مبحث:

امام کے بلند آواز سے آمین کہنے کے بیان میں ہے

اس مسئلہ میں فقہاء کے اقوال درج ذیل ہیں:

احناف کا مذہب:

اس مسئلہ میں احناف کا مذہب یہ ہے کہ امام آہستہ آواز سے آمین کہے گا اور امام حسن

الشیبانی کی روایت میں جس کو وہ امام ابوحنیفہ سے بیان کرتے ہیں:

لَا يَقُولُ لَهَا مُطْلَقًا أَي سِرًّا وَلَا جَهْرًا<sup>①</sup>

”کہ امام مطلق طور پر آمین نہیں کہے گا نہ بلند آواز میں اور نہ ہی آہستہ آواز میں۔“

**حذف کیے دلائل درج ذیل ہیں:**

..... انھوں نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہما والی روایت سے دلیل ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: آمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ<sup>②</sup>

”نبی ﷺ نے آمین کہا اور آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھا۔“

ب..... اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کے ساتھ بھی انھوں نے دلیل لی ہے:

① الزہری، تبیین الحقائق شرح كنز الدقائق (1/113، 114) اور زين الدين الحنفی البحر الرائق شرح كنز الدقائق (1/331)؛ ابن الهمام الحنفی، شرح فتح القدير على الهداية (1/295) اور دیکھیے: ابن عابدين حاشیه رد المختار على الدر المختار (1/475، 476، 496) اور دیکھیے: المرغینانی الهدایة شرح بداية المبتدی مع شرح فتح القدير (1/294، 495) اور دیکھیے: اکمل الدین الباری، شرح العناية على الهداية مع فتح القدير (1/295، 296)  
② مستنأحمد (4/316)

"أَرْتَعُ بِخَفِيفِ الْإِمَامِ التَّعَوُّذُ، وَالتَّسْمِيَةُ وَالتَّأْمِينُ وَالتَّحْمِيدُ" ①  
 ”چار چیزیں ایسی ہیں جن کو امام پست آواز سے کہے گا: تعوذ، بسم اللہ، آمین اور الحمد للہ۔“

### احناف کے دلائل کا مناقشہ درج ذیل ہے:

احناف کی پہلی دلیل جس سے وہ امام کے بلند آواز سے آمین کہنے کی معدومیت پر دلیل پکڑتے ہیں وہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الصَّلَوَةَ وَالسَّلَامَ قَالَ: آمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ

احناف کا اس روایت سے دلیل پکڑنا درست نہیں ہے۔

اور اس روایت پر کلام بحث اول کی پہلی فصل میں گزر چکا ہے اس کی طرف رجوع کریں، یہاں پر اس کو دوبارہ پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اور احناف کا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے ساتھ استدلال لینا یہ بھی ان کے دعویٰ پر کوئی دلیل نہیں ہے، کیونکہ یہ تو حقیقت میں ابراہیم الخنزی رضی اللہ عنہ کا قول ہے جس کو ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا ہے جیسا کہ پہلے بھی گزر چکا ہے۔

اور اگر یہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ثابت ہو جائے اور اس کی سند بھی ان تک صحیح ہو، پھر بھی اس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاسکتی کیونکہ یہ صحیح حدیث نبوی کے صریح مخالف آ رہا ہے اور وہ حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی ہے جو سفیان ثوری کی روایت کے ساتھ ہے وہ سلمہ بن کہیل سے بیان کرتے ہیں وہ حجر بن العنبر سے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ

① مصنف ابن ابی شیبہ، (410/1، 411)، کتاب الصلوات، باب من كان لا يجهر بيسم الله الرحمن الرحيم

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

آمِينَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ۔

وفی روایة لأبی داود قال: آمینَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ۔

”رسول اللہ ﷺ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا اور

آمین کہی اور آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو کھینچا۔“

”اور ابو داود کی روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ آپ نے آمین کہا اور آمین کہتے

ہوئے اپنی آواز کو بلند کیا۔“

اس حدیث کی تخریج مجتہد اول کی پہلی فصل میں گزر چکی ہے، وہاں سے دیکھ سکتے

ہیں۔ اور ابو داود کی ایک دوسری روایت ہے، اس کے الفاظ یوں ہیں:

أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَهَرَ بِآمِينَ۔

”کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی، پس آپ ﷺ نے بلند

آواز سے آمین کہا۔“

اور احتاف نے اپنے مذہب کی تائید کے لیے اس کی جو علت پیش کی ہے، وہ یہ

ہے کہ آمین ایک دعا ہے اور دعا کی بنیاد ہی یہ ہے کہ وہ مخفی ہوتی ہے۔

اور ان کی اس علت کا جواب دیتے ہوئے مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”میں کہتا ہوں ان بعض لوگوں کے استدلال کی مضبوطی پہلی شکل کی بنیاد پر وہ

اس طرح کہ آمین ایک دعا ہے اور اس کو مخفی رکھنا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ کے

اس فرمان کے مطابق: ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً﴾<sup>①</sup> ”پکارو اپنے

رب کو عاجزی سے اور آہستگی سے۔“ تو اس لحاظ سے آمین کو بھی مخفی کہنا چاہیے

اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے اگر کلیہ صغریٰ اور کلیہ کبریٰ کی صحت ثابت

ہو جائے تو نتیجہ بھی درست ہو جائے گا۔ لیکن کلیہ صغریٰ کی صحت میں نظر ہے

①سورۃ الأعراف: 55

کہ: ہم نہیں تسلیم کرتے کہ آمین دعا ہے بلکہ ہم تو یوں کہتے ہیں کہ آمین دعا کے لیے ایسے ہی ہے جیسے خط کے لیے مہر ہوتی ہے جیسا کہ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ابی زہیر النیرمی کی حدیث سے بیان کیا ہے کہ:

"إِنَّ آمِينَ مِثْلَ الطَّابِعِ عَلَى الصَّحِيفَةِ"

"بے شک آمین خط پر مہر کی طرح ہے۔"

پھر انھوں نے اللہ کے نبی ﷺ کا یہ فرمان ذکر کیا:

"إِنْ خَتِمَ بِآمِينَ فَقَدْ أَجَبَ" ①

"کہ اگر دعا آمین کے ساتھ ختم ہوتی ہے تو اس کی قبولیت واجب ہو جاتی ہے۔"

اور اگر ہم تسلیم کر لیں کہ آمین دعا ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ اصلاً مستقل طور پر دعا نہیں ہے بلکہ یہ کہ جو توابع چیزیں ہیں ان میں سے ہے اسی لیے اکیلے آمین کے ساتھ دعا نہیں کی جاتی بلکہ پہلے دعا کی جاتی ہے اس کے بعد آمین کہا جاتا ہے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ آمین کو جہراً کہنا یا مخفی کہنا دعا کی اصلیت کے تابع ہے اگر دعا جہری ہے تو آمین بھی جہراً ہوگی اور اگر دعا مخفی ہے تو آمین بھی مخفی کہیں گے اور اگر ہم تسلیم کر بھی لیں کہ آمین اصل دعا ہے پھر ہم کلیہ کبریٰ کو تسلیم نہیں کرتے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ بے شک: ﴿رَاهِدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ ② دعا ہے اور اس کو جہری نمازوں میں جہراً ہی پڑھا جاتا ہے اور اسی طرح اور بھی بہت زیادہ دعائیں ہیں اس سے آمین کو جہراً کہنا ثابت ہو گیا۔

① سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التامین وراء الإمام، (577/1) رقم الحدیث: 938

② سورة الفاتحة: 5، 6

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

اور احناف کا یہ ایسا استدلال ہے جس کی طرف مائل نہیں ہو جائے گا۔<sup>①</sup>

**مالکیہ کا مذہب:**

یہاں پر مالکیہ کے مذہب میں دو روایتیں ہیں:

**پہلی روایت:**

ابن القاسم امام مالک سے روایت کرتے ہیں:

إن الإمام لا يقول آمين إنما يقول ذلك من خلفه دونه۔

”امام آمین نہیں کہے گا، بلکہ صرف پیچھے کھڑے ہونے والے آمین کہیں گے

امام کے علاوہ۔“

یہ قول ابن القاسم اور امام مالک کے جو مصری تلامذہ ہیں ان کا ہے۔

**دوسری روایت:**

یہ امام مالک رضی اللہ عنہ سے مدینہ والوں کی روایت ہے:

ان میں عبدالملک بن ماجشون، مطرف بن عبداللہ، ابو مصعب الزہری، عبداللہ بن

نافع ان تمام لوگوں کا قول یہ ہے:

”کہ امام اور جو اس کے پیچھے ہیں وہ آمین کہیں گے اور بعض مدینہ والوں کا

قول یہ بھی ہے کہ آمین جہراً نہیں کہا جائے گا۔“<sup>②</sup>

**ان کے دلائل درج ذیل ہیں:**

پہلی روایت والوں نے سنی کی روایت سے استدلال لیا جس کو وہ ابو صالح سے بیان

کرتے ہیں اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

① المبارکفوری، تحفة الأحوذی شرح جامع الترمذی: (211/1)

② للسالك إلى موطا

مالک (108/2)؛ ابن رشد، بداية المجتهد (176/1)؛ محمد بن ابراهيم المالکی، تنوير

المقاله (37/2)



أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: "آمِينَ" - ①

”بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔“

اور سنی کی حدیث جیسی حدیث ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی آتی ہے۔ ②

### استدلال کی وجہ درج ذیل ہے:

پہلی روایت والوں نے کہا اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ امام ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کی قرأت پر اقتصار کرے گا اس سے زیادہ الفاظ نہیں کہے گا اور مقتدی آمین کہے گا۔

اور دوسری روایت والوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال لیا ہے ان دونوں روایتوں کے نبی اکرم ﷺ سے صحیح ثابت ہونے کی وجہ سے۔ ③

پہلی روایت والوں نے اپنے موقف کی جو علت پیش کی ہے وہ یہ ہے دعا میں طریقہ کار جو ہو گا وہ یہ ہے سامع آمین کہتا ہے دعا کرنے والا آمین نہیں کہتا اور سورہ فاتحہ کا آخر دعا ہے اس لیے امام آمین نہیں کہے گا، کیونکہ وہ تو دعا کرنے والا ہے۔ ④

### ان کے دلائل کا مناقشہ و جائزہ درج ذیل ہے:

اصحاب مالک کا کہنا یہ ہے کہ امام آمین نہیں کہے گا انھوں نے سنی مولیٰ ابی بکر کی حدیث کے ظاہر سے استدلال لیا ہے۔

① متفق علیہ اس کی تخریج (ص: 24 پر) گزر چکی ہے۔

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، (4/119، 120)۔

③ اس حدیث کی تخریج (ص: 24 پر) گزر چکی ہے۔

④ الزرقانی، شرح الزرقانی علی الموطأ (1/259)، ابن رشد، بدایة المجتہد (1/176)۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

اس کے بارے میں حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی بھی صحابی سے قطعاً ثابت نہیں ہے اور نہ ہی تابعین میں سے کسی سے ثابت ہے اور نہ ہی اس سے منع کی اصلاً ان کے پاس کوئی دلیل موجود ہے۔“

ہاں! بعض تقلید میں مبتلا لوگوں نے کہا کہ سہمی مولیٰ ابی بکر اور سہیل بن ابی صالح دونوں ابی صالح سے روایت کرتے ہیں وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْقَارِئُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ: مَنْ خَلَفَهُ آمِينَ فَوَاقَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

”بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو جو اس کے پیچھے ہیں وہ آمین کہیں اور اگر اس کا آمین کہنا آسمان کے فرشتوں کے موافق ہو گیا تو اس کے پچھلے سارے گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔“

یہ الفاظ سہیل کی روایت کے ہیں۔

اور سہمی کی روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ ①

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔“

تو وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں امام کے آمین کہنے کا ذکر نہیں ہے۔

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی روایت والوں نے جو اپنے موقف کی علت

پیش کی ہے وہ مردود ہے کیونکہ صحیح حدیث موجود ہے جس کو سنن اربعہ اور دیگر لوگوں نے

① اس کی تخریج (ص: 24) پر گزر چکی ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ موجود ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ:  
آمِينَ وَمَدَّ صَوْتَهُ

”بے شک رسول اللہ ﷺ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

کی قرأت کی، آپ نے آمین کہا اور اپنی آواز کو لمبا کیا۔“

اور بعض روایات میں رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ اپنی آواز کو بلند کیا کے الفاظ بھی موجود ہیں اور

بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا تو آپ نے جہراً آمین

کہا۔<sup>①</sup>

بلکہ جب سامع کے لیے آمین کہنا مستحب ہے تو پھر دعا کرنے والے کے لیے تو

بالاولیٰ مستحب ہے اور انھوں نے اپنے مذہب کے لیے دلیل لیتے ہوئے یہ بھی کہا:

”جس طرح لغت میں آمین کا نام دعا رکھا جاتا ہے اسی طرح دعا کا نام بھی

آمین رکھا جاسکتا ہے۔“

تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے دلیل پکڑی ہے: ﴿قَدْ أُجِيبَتْ

دَعْوَتُكُمَا﴾<sup>②</sup> یہ الفاظ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے لیے فرمائے گئے

ہیں۔

مفسرین کا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کر رہے تھے اور

حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہہ رہے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لیے یہ الفاظ

استعمال کیے ہیں: ﴿قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا﴾۔

حافظ ابو عمر ابن عبدالبرہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

① اس کی تخریج (ص: 31 پر) گزر چکی ہے۔

② سورة یونس: 89

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

”جو کچھ بھی انھوں نے اس حوالہ سے کہا ہے اس میں کسی طرح کی کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ہی لغت میں کوئی ایسی چیز ہے جس میں دعا کا نام آمین رکھا گیا ہو۔“<sup>①</sup>

اگر ان کا دعویٰ درست ثابت ہو جائے اور ان کی تاویل کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس میں یہ تو ہو سکتا ہے کہ آمین کا نام دعا رکھ دیا جائے، لیکن دعا کو آمین کہا جائے یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا: ﴿قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا﴾ کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی ہے یہ نہیں کہا گیا کہ تم دونوں کی آمین کو قبول کر لیا گیا ہے۔

جس شخص نے دعا کو آمین کہا وہ غافل آدمی ہے اس کے پاس بصیرت نام کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان **﴿قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا﴾** کے بارہ میں نہیں ہے۔

اس میں یہ بات کہی گئی ہے کہ دعا تو ان دونوں کے لیے ہے اور اس کا فائدہ بھی ان دونوں کی طرف لوٹنے والا ہے ان کے دشمنوں سے انتقام کے حوالہ سے، اسی وجہ سے کہا گیا ہے **﴿قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا﴾**۔ دَعْوَتَا كُمَا نہیں کہا گیا۔

اور اگر آمین دعا ہوتی تو پھر یہ ہونا چاہیے تھا: **﴿قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتَا كُمَا﴾**۔ اور آمین کہنے والے کا نام داعی رکھنا بھی جائز ہے، کیونکہ آمین کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ ہم سے ہماری اس دعا کو قبول فرما لے۔ ان دلائل کی بنیاد پر جو ہم پہلے پیش کر چکے ہیں یہ ناجائز ہے کہ ہم دعا کا نام آمین رکھ دیں، واللہ اعلم۔

### شافعیہ کا مذہب:

شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جہری نمازوں میں امام بلند آواز سے آمین کہے گا۔<sup>②</sup>

<sup>①</sup> ابن عبدالبر، التمهید: 12/7

<sup>②</sup> الشافعی، الأم (1/95) بالنووی، المجموع شرح المہذب (3/327، 334)؛ والنووی روضة الطالبین (1/247)؛ محمد الخطیب، مغنی المحتاج إلى الفاظ المنہاج، جز (1/161)؛ محمد الزہری، السراج الوہاب علی متن المنہاج، ص: 44

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

شافعیوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے استدلال لیا ہے:  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِينُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَّقَ تَامِينُهُ  
 تَامِينُ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ①

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو بے شک  
 جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پچھلے سارے گناہوں  
 کو معاف کر دیا گیا۔“

اور اسی طرح وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی انھوں نے استدلال لیا ہے، وہ  
 فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ ﴿عَذِيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾  
 فَقَالَ: "آمِينَ" مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. ②  
 وفي رواية أبي داود: "رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ". ③

”میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿عَذِيرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ  
 وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھے تو آپ نے لمبی آواز سے آمین کہا۔“  
 اور ابو داؤد کی روایت کے الفاظ ہیں: ”آپ نے بلند آواز سے آمین کہا۔“

اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی استدلال لیا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَعَ مِنْ قِرَاءَةِ أَمِّ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ:

① اس کی تخریج (ص: 31 پر) گزر چکی ہے۔

② اس کی تخریج (ص: 31 پر) گزر چکی ہے۔

③ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التأمین، 574/1، رقم الحدیث: 932

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

"آمِیْنٌ" ①۔

”نبی اکرم ﷺ جب ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) کی قرأت سے فارغ ہوتے تو آپ بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے۔“

اور انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اس اثر سے بھی دلیل پکڑی ہے اور وہ یہ ہے:

قال عطاء: آمین دعا، أمن ابن الزبير ومن وراءه حتى أن للمسجد

للجدة ②

”عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آمین دعا ہے، ابن زبیر اور ان کے پیچھے نماز ادا

کرنے والوں نے آمین اس قدر بلند آواز سے کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔“

### ان کے دلائل کا مناقشہ درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّتُوا اس روایت سے شافیہ

نے استدلال لیا ہے اور اس روایت کی صحت پر اتفاق ہے۔

اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت جس میں یہ الفاظ ہیں: فَقَالَ: آمِیْنٌ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ

بلا شک و شبہ یہ روایت بھی صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أَمِّ

الْقُرْآنِ اس روایت کے بارے میں امام دارقطنی فرماتے ہیں: هذا اسناد حسن یہ سند حسن

درجے کی ہے اور امام حاکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: هذا حدیث صحیح ③ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ والا اثر اس کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی صحیح میں معلق تخریج کیا ہے

اور امام بخاری رضی اللہ عنہ کا معلق روایت کرنا جب صیغہ جزم کے ساتھ ہو، جیسا کہ یہ اثر بیان کیا

① سنن الدار قطنی، جز، باب التأمین فی الصلاة، باب فاتحة الكتاب والجهر بها (335/1) اور انھوں نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

② صحیح بخاری مع الفتح (262/2) تعلیقاً؛ ومصنف عبدالرزاق (96/2) انھوں نے اس کو موصل بیان کیا ہے۔

③ مستدرک حاکم، کتاب الصلوات، باب اذا فرغ من أم القرآن رفع صوته فقال آمین: 223/1

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

ہے تو ایسی صورت میں وہ معلق روایت ان کے نزدیک بھی اور دیگر لوگوں کے نزدیک بھی صحیح ہوتی ہے اور امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں تخریج کیا ہے۔

حنابلہ کا مذہب:

حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ امام جبری نمازوں میں آمین جہراً کہے گا۔<sup>①</sup>

**ان کے دلائل درج ذیل ہیں:**

انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال لیا ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا....<sup>②</sup>

”بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔“

انہوں نے بھی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت سے استدلال لیا ہے:

فَقَالَ: "أَمِينَ" يَتَدْبِرُهَا صَوْتَهُ<sup>③</sup>

”کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا اور اپنی آواز کو بلند کیا۔“

اور انہوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے اثر سے بھی استدلال پکڑا ہے:

قال عطاء: آمين دعا أمن ابن الزبير ومن وراءه حتى أن للمسجد للجنة

”عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آمین دعا ہے، ابن زبیر اور ان کے پیچھے نماز ادا

کرنے والوں نے آمین اس قدر بلند آواز سے کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔“

اور انہوں نے ہمیں بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا اور وَقَعَ بِهَا صَوْتَهُ<sup>④</sup> اور

① ابن قدامة، للغنى: 1/353، وأبو إسحاق اللؤرخ الحنبلي، للبدع في شرح المنع: 1/339، 340.

مصطفى الرحيماني، مطالب اولي النهي في شرح نايبة للتهن: 1/431؛ واحد البعلی،

الروض الندي شرح كافي للبتدي، ص: 76 وابن قدامة، للنع في فقه أحمد بن حنبل: 1/139.

② اس کی تخریج (ص: 24 پر) گزر چکی ہے۔

③ اس کی تخریج (ص: 64 پر) گزر چکی ہے۔

④ اس کی تخریج (ص: 31 پر) گزر چکی ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

اپنی آواز کو بلند کیا تھا۔

اور اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے امام کے آمین کہنے کے ساتھ ہی مقتدی کو بھی آمین کہنے کا حکم صادر فرمایا ہے اور اگر آمین جہراً نہ ہوتی تو اس کو امام کی آمین کے ساتھ معلق نہ کیا جاتا، جس طرح مخفی کہنے کی حالت میں معلق نہیں ہے۔ اور جو دلائل انھوں نے نقل کیے ہیں وہ تو سورہ فاتحہ کے آخر کے ساتھ ہی باطل ہو جاتے ہیں، کیونکہ وہ دعا ہے اور اس کو جہراً کہا جائے گا اور تشہد کی دعا بھی اس کے تابع ہے وہاں سرّاً اس کی تابع داری ہوگی اور یہاں آمین قرآۃ کے تابع ہے، لہذا جہر میں ہی پیروی ہوگی۔<sup>①</sup>

### دلائل کا مناقشہ درج ذیل ہے:

وہ ادلہ دبرابین جن سے انھوں نے استدلال لیا ہے وہ ساری صحیح ہیں جیسا کہ شافعیہ کے مذہب میں گزر چکا ہے۔

### امام کے جہراً آمین کہنے کے مسئلہ میں راجح موقف:

میں کہتا ہوں: اس مسئلہ میں راجح موقف یہی ہے کہ امام جہری نمازوں میں آمین جہراً ہی کہے گا ان دلائل کی بنیاد پر جو ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں:

**اولاً:**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنیاد پر:

"إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَن وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"<sup>②</sup>

”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگی اس کے پہلے سارے گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔“

① ابن قدامة، المغنی: 253/1

② اس کی تخریج (ص: 24 پر) گزر چکی ہے۔



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

اگر امام آمین جہراً نہ کہے تو مقتدی کا امام کے ساتھ آمین کہنا ممکن نہیں اور نہ ہی آمین کہنے میں اس کے ساتھ موافقت ممکن ہو سکتی ہے۔

### ثانیاً:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنیاد پر:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: آمِينَ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ. <sup>①</sup> وفی روایة: فَجَهَرَ بِآمِينَ. وفی لفظ: وَطَوَّلَ بِهَا۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتے تو آپ بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے۔“ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ”آپ آمین جہراً کہا کرتے تھے۔“ اور ایک کے الفاظ ہیں: ”آپ آمین کو لمبا کرتے تھے۔“

یہ روایت امام کے جہراً آمین کہنے کے حق میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی زیادہ صراحت والی اور واضح روایت ہے اور یہ حدیث بغیر کسی شک و شبہ کے صحیح ہے۔

اور شعبہ رضی اللہ عنہم والی روایت جس میں یہ الفاظ ہیں: وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو پست رکھا۔

اس پر فصل اول کی بحث اول میں کلام گزر چکا ہے اور اس روایت کے ساتھ حجت اور دلیل قائم نہیں ہوتی۔

### ثالثاً:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی بنیاد پر:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَّغَ مِنْ رِادَةِ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ: آمِينَ. <sup>②</sup>

① اس کی تخریج (ص: 31 پر) گزر چکی ہے۔

② اس کی تخریج (ص: 84 پر) گزر چکی ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

”نبی اکرم ﷺ جب ام القرآن کی قرأت سے فارغ ہوتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے آمین کہا کرتے تھے۔“

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بارہ میں فرماتے ہیں: اسنادہ حسن اس کی سند حسن ہے اور یہ روایت اس اختلافی مسئلہ کے حل میں نص کی حیثیت رکھتی ہے۔

اور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد ترجیحات نقل کی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں: ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یقیناً ابو الولید الطیالسی آپ کو کافی ہیں۔ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ متن کے لحاظ سے ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہے۔<sup>①</sup>

اور انھوں نے فرمایا کہ اگرچہ یہ دونوں روایات ایک دوسرے کے مد مقابل آجائیں تو جو بلند آواز سے آمین کہنے والی روایت ہے وہ کچھ زیادتی اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہے اور وہ قبولیت کی زیادہ حق وار ہے۔

اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہما والی روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ایسے ہی کہتے ہیں چند ایک کے علاوہ اہل علم نبی ﷺ کے صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والوں سے، ان سب لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آدمی آمین مخفی آواز سے نہیں بلکہ بلند آواز سے کہے گا اور وہ اثر جس کو امام عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عطاء سے کہا: آمین کے بارے میں آپ کا کیا موقف ہے؟ تو انھوں نے جواب میں فرمایا تھا: "لا أدعها أبدا" میں اس کو کبھی بھی نہیں چھوڑتا۔<sup>②</sup>



① ابن القیم، اعلام اللوعمین: 286/2

② الامام الترمذی، الجامع: 28/2

مقتدی کے جہراً آمین کہنے کے بارہ میں فقہاء

کے مذاہب کو بیان کرنے کے حوالہ سے ہے

مقتدی کے آمین کہنے کے بارہ میں آئمہ اربعہ کے اتفاق کے بعد جہراً آمین کہنے

میں اختلاف ہے۔<sup>①</sup>

احناف کا مذہب:

احناف کا موقف یہ ہے کہ مقتدی آمین سر اُکھے گا جہراً نہیں کہے گا۔<sup>②</sup>

**ان کے دلائل درج ذیل ہیں:**

انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے استدلال لیا ہے:

أَرْبَعٌ يُخْفِينَ الْإِمَامَ التَّعَوُّذُ، وَالتَّسْمِيَةُ وَالتَّامِينُ وَالتَّحْمِيدُ۔<sup>③</sup>

”چار چیزیں ایسی ہیں جن کو امام مخفی کہے گا: تعوذ، بسم اللہ، آمین اور الحمد للہ۔“

اور اپنے موقف کی انھوں نے علت یہ پیش کی ہے کہ یہ دعا ہے اور دعا کا بنیادی حق

ہی یہی ہے کہ مخفی اور آہستہ آواز سے کی جائے۔<sup>④</sup>

① زکریا الکاندھلوی، أوجز المسالك إلى موطأ مالك: 108/1

② تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق: 113/1، شرح فتح القدير على الهداية: 295/1، الهداية

شرح بداية المبتدى مع فتح القدير: 295/1، البحر الرائق شرح كنز الدقائق: 331/1، حاشية رد

المختار على در المختار: 492/1، الاختيار لتعليل المختار: 64/1

③ اس کی تخریج (ص: 75 پر) گزر چکی ہے۔

④ صحیح بات یہ ہے کہ یہ اثر ابراہیم نخعی کا ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا جواب اس بحث میں گزر چکا ہے جس میں ہم نے احناف کے جہری نمازوں میں امام کے آمین جہراً نہ کہنے کے حوالہ سے گفتگو کی ہے۔ یہاں پر ہم اس کا دوبارہ تذکرہ نہیں کرنا چاہتے۔

اور ابن الہمام حنفی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اس حدیث میں اختلاف کیا گیا تو مصنف اس روایت کی طرف مائل ہو گئے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آتی ہے وہ اس بات کی تائید کرتی ہے کہ جو بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہے وہ آمین مخفی آواز سے ہی کہنا ہے۔ لیکن وہ روایت جس میں آمین کا ذکر ہے وہ نخی رضی اللہ عنہ سے آتی ہے۔<sup>①</sup> واللہ اعلم۔

اور ان کی اس تعلیل جو انھوں نے اپنے موقف اور مذہب کی تائید کے لیے پیش کی ہے کا بھی جواب گزر چکا ہے جہاں ہم نے امام کے جہراً آمین نہ کہنے پر گفتگو کی تھی وہاں آپ رجوع کر سکتے ہیں۔

تو انھوں نے فرمایا کہ فرضی اور نفل نمازوں میں ام القرآن کے بعد تو انھوں نے جواب میں فرمایا کہ میں آئمہ سے سنتا تھا کہ وہ نمازوں میں ام القرآن کے بعد خود بھی اور جو لوگ ان کے پیچھے ہوتے تھے وہ بھی اس قدر بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔<sup>②</sup>

امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: "إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامَ فَأَمِّنُوا" کے بارہ میں فرماتے ہیں: اس حدیث مبارکہ سے جو بات واضح اور ثابت ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ امام آمین جہراً کہے گا، علم کو سمجھنے والوں کو یہ بات معلوم ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی کو اس وقت تک امام کے ساتھ آمین کہنے کا حکم نہیں دے سکتے، جب تک مقتدی جان نہ لے کہ امام بھی آمین کہہ رہا ہے اور اگر امام آمین سری کہے جہری نہ کہے تو مقتدی کو

① شرح فتح القدیر علی الہدایة: 295/1

② اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

کیسے پتہ چلے گا کہ اس کے امام نے آمین کہا ہے یا نہیں کہا۔

اور یہ بات محال ہے کہ آدمی سے کہا جائے کہ فلاں آدمی جب اس طرح کہے تو آپ نے بھی اس کے ساتھ اسی طرح ہی کہنا ہے جب کہ آپ نے اس کی بات سنی بھی نہ ہو، یہ بات عین المحال ہے۔

اور کوئی عالم آدمی یہ گمان نہیں کر سکتا کہ نبی اکرم ﷺ مقتدی کو آمین کہنے کا حکم دیں، جب اس کا امام آمین کہے اور حالت یہ ہو کہ مقتدی امام کی آمین کو نہ سن سکتا ہو۔ اور میں کہتا ہوں کہ اولہ وبراہین کی روشنی میں میرے لیے جو بات واضح اور ظاہر ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ امام کے لیے ان نمازوں میں جن میں قرأت جہراً ہے جہراً کہنا ضروری ہے اس لیے کہ مقتدیوں کی آمین کو امام کی آمین کے ساتھ نبی ﷺ کی اس حدیث میں معلق کر دیا گیا ہے۔<sup>①</sup>

جب امام جہراً نہیں کہے گا تو مقتدیوں کو علم نہیں ہوگا جب مقتدیوں کو امام کے آمین کہنے کا علم نہ ہوگا تو پھر وہ کیسے آمین کہہ سکیں گے۔

مالکیہ کا مذہب:

مالکیوں کا مذہب یہ ہے کہ مقتدی سرّاً آمین کہے گا۔<sup>②</sup>

### دلائل:

مالکیوں کی دلیل یہ ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا میں افضل یہ ہے کہ مخفی آواز سے کی جائے۔<sup>③</sup>

① ابن خزيمة: الصحيح: 287/1

② زكريا الكاندهلوى: أوجز للسالك إلى مؤطا مالک: 108/1، محمد بن ابراهيم المالکی: تنوير

المقاله في حل الفاظ الرسالة: 37/4

③ محمد بن ابراهيم المالکی: تنوير المقالة: 37/4

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

دلائل کا مناقشہ درج ذیل ہے:

مالکیہ کا اس بات سے دلیل لینا کہ آمین دعا ہے اس لیے اس کو مخفی کہا جائے یہ دلیل سورہ فاتحہ کے ان الفاظ کے ساتھ ٹوٹ جاتی ہے:

﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ  
الْمَغضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝﴾<sup>①</sup>

یہ الفاظ بغیر کسی شک و شبہ کے دعا ہیں اور یہ جہری نمازوں میں بلند آواز سے پڑھے جاتے ہیں اور اگر دعا کا حق یہی ہے کہ اس کو مخفی پڑھا جائے تو پھر سورہ فاتحہ کا آخر تو بالاولیٰ مخفی پڑھا جانا چاہیے، کیونکہ یہ دعا ہے یہ تو اس وقت ہے کہ جب ہم ان کے دعوے کو بالفرض تسلیم کر لیں، مگر ”آمین“ اصل میں دعا نہیں ہے بلکہ یہ تو اس مہر کی طرح ہے جو خط پر ثبت کی جاتی ہے۔

جس طرح کہ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ ابو زہیر رضی اللہ عنہ ابو نعیم رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول ہیں، کی حدیث لائے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ ”آمین“ خط پر مہر لگانے کی طرح ہے، پھر انھوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان نقل کیا:

إِنْ خْتِمَ بِأَمِينٍ فَقَدْ أُوجِبَ.<sup>②</sup>

”کہ اگر اس نے دعا آمین کے ساتھ ختم کی تو اس نے قبولیت کو واجب کر لیا۔“

اسی وجہ سے صرف ”آمین“ کے لفظ کے ساتھ دعا نہیں کی جاتی بلکہ پہلے دعا کی جاتی ہے پھر اس کے بعد آمین کہا جاتا ہے اور اگر آپ تفصیل جاننا چاہتے ہیں تو پھر تحفۃ الاحوذی کی طرف رجوع کریں۔<sup>③</sup>

① سورۃ الفاتحہ: 6، 5، 7

② اس کی تخریج (ص: 77 پر) گزرجگی ہے۔

③ تحفۃ الاحوذی ص: 211/1 جامع المتر مذی

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

شافعیہ کا مذہب:

مقتدی بلند آواز سے آمین کہے گا۔<sup>①</sup>

**دلائل درج ذیل ہیں:**

شافعیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے استدلال لیا ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَاَقَعَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ<sup>②</sup>

”بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو اور یقیناً جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے سارے گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔“

**استدلال کی وجہ درج ذیل ہے:**

شافعیوں نے کہا کہ اس حدیث میں آمین کہنے کا حکم ہے اور لفظ قول جب خطاب میں مطلق واقع ہو تو اس کو جہر پر محمول کیا جاتا ہے۔

اور جب اس سے سرأمراد لیا جائے یا نفس میں کہنا مراد ہو تو وہاں اس کو مقید کر دیا جاتا ہے اور حدیث سے بلند آواز کے استدلال کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان میں قول کو قول کے مقابل پیش کیا گیا ہے:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ فَقُولُوا-

”کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو۔“

① النووی: للجموع شرح للہذب: 334/3، مغنی المحتاج إلى معرفة الفاظ للنہاج: 161/1؛

روضہ الطالبین: 247/1، السراج الوہاج شرح متن للنہاج، ص: 44، فتح الباری شرح

صحیح البخاری: 266/4، شرح صحیح مسلم: 130/2

② اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

اگر امام نے جہراً کہا ہے تو ظاہر ہے کہ صفت میں اتفاق ہوگا کہ مقتدی بھی جہراً آمین کہے۔

اور یہ بھی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ مقتدی کو امام کی اقتدا اور پیروی کا حکم ہے، یہ بات پہلے بھی گزر چکی ہے کہ اگر امام جہراً کہتا ہے تو مقتدی کے لیے بھی جہراً کہنا لازمی ہے اور امام ابن بطال بھی اس آخری موقف کی طرف گئے ہیں۔<sup>①</sup>

اور اسی طرح انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اثر سے بھی استدلال لیا ہے اور انھوں نے کہا کہ اس سے یہ بات قوی ہو جاتی ہے یعنی مقتدی کا جہراً آمین کہنا۔

اور عطاء رضی اللہ عنہ سے یہ بات گزر چکی ہے کہ جو لوگ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے وہ جہراً آمین کہا کرتے تھے اور امام بیہقی رضی اللہ عنہ نے ایک اور سند سے عطاء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

أدرکتُ مئتين من أصحاب رسول الله ﷺ في هذا المسجد إذا قال الإمام ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ سَمِعْتُ لَهُمْ زَجَّةً بآمِينَ.<sup>②</sup>

”عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس مسجد میں دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا کہ جب امام ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا تھا تو اس وقت میں ان کے آمین بلند آواز سے کہنے کی گونج کو سنتا تھا۔“

### دلائل کا مناقشہ درج ذیل ہے:

بے شک وہ حدیث جس سے انھوں نے استدلال لیا ہے اس کی صحت متفق علیہ ہے۔ اور ان کے استدلال کی وجہ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ مقتدی کو امام کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے اور یہ بات بھی پہلے گزر چکی ہے کہ جب امام جہراً آمین کہے گا تو مقتدی کو بھی امام کے

<sup>①</sup> الحافظ ابن حجر: فتح الباری شرح صحیح البخاری: 267/2

<sup>②</sup> الإمام البيهقي: السنن الكبرى، كتاب الصلاة، باب جهر المأموم بآمين: 59/2



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

جہر کے ساتھ جہراً کہنا ہی لازم آئے گا۔

اور اس کے بعد کہ امام کے جہراً قرأت کرنے کی وجہ سے مقتدی کا بھی جہراً قرأت کرنا لازم آئے گا، لیکن اس بات کا اس سے جدا ہونا ممکن ہے کیونکہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے تو منع کر دیا گیا ہے اور بلند آواز سے آمین امام کی اتباع کے عمومی حکم کے تحت داخل ہے۔<sup>①</sup>

اور میں کہتا ہوں: یہاں اس مسئلے پر ایسے آثار ہیں جو صحیح سند کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک ثابت ہیں جو مقتدی کے جہراً آمین کہنے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتے ہیں اور اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں:

"أنه قال: آمين وقال الناس آمين"۔

بے شک نبی اکرم ﷺ نے آمین کہا اور لوگوں نے بھی پیچھے آمین کہا۔“  
اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں:

"مَا حَسَدْتُكُمْ الْيَهُودَ مَا حَسَدْتُكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالْتَامِينَ"۔<sup>②</sup>

”اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: یہودی تمہاری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ تمہارے سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔“

یہودیوں کا حسد تو اس وقت ہوگا جب آمین بلند آواز سے کہی جائے گی اگر مخفی آمین کہنے کی وجہ سے حسد ہو تو اس کا کوئی مفہوم ہی نظر نہیں آتا، اس بات پر خوب غور کیجیے۔  
اس مختلف فیہ مسئلہ پر دلالت کرنے والے ان دلائل کو ذکر کرنے کے بعد ہمیں ایسی تخریجات اور بحثوں کی حاجت و ضرورت نہیں جن میں تکلف سے کام لیا گیا ہے۔

① الحافظ ابن حجر: فتح الباری شرح صحيح البخاری: 267/2

② اس کی تخریج (ص: 48 پر) گزر چکی ہے۔

## نماز میں اونچے آواز سے آمین کہنا

حنابلہ کا مذہب:

مقتدی جہری نماز میں بلند آواز سے آمین کہے گا۔<sup>①</sup>

**حنابلہ کے دلائل درج ذیل ہیں:**

ان لوگوں نے اس حدیث نبوی سے استدلال لیا ہے جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے:

"إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَّقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينِ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔<sup>②</sup>

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگی اس کے پچھلے سارے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔“

اور اسی طرح انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اس اثر سے بھی استدلال لیا ہے جس کو ابن جریج عطاء سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا:

أكان ابن الزبير يؤمن على إثر أم القرآن؟ قال نعم، ويؤمن من وراءه حتى إنَّ للمسجد للجبَّة۔<sup>③</sup>

”کیا ابن زبیر ام القرآن کے بعد آمین کہا کرتے تھے؟ تو انھوں نے جواب میں کہا: ہاں کہا کرتے تھے، وہ بھی اور جو ان کے پیچھے نماز ادا کرنے والے ہوتے تھے وہ بھی اس قدر بلند آواز سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔“

① أبو اسحاق المؤرخ الحنبلي: المبدع في شرح المقنع: 439/1، 440؛ وابن قدامة: المغني: 490/1؛

مطالب أولى النهي في شرح غاية المنتهى: 431/1، 432، الروض الندي شرح كافي المبتدى:

ص: 75، كتاب الفروع: 316/1، مسائل الإمام أحمد بن حنبل (برواية ابنه عبدالله): 256/1

② اس کی تخریج (ص: 24) پر گزر چکی ہے۔

③ اس کی تخریج (ص: 64) پر گزر چکی ہے۔

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

ان کے دلائل کا مناقشہ درج ذیل ہے:

وہ حدیث جس سے انھوں نے استدلال لیا ہے اس حدیث کی صحت پر محدثین کا اتفاق ہے اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا اثر اس کی سند ان تک بالکل درست اور صحیح ہے۔

مقتدی کے بلند آواز سے آمین کہنے کے مسئلہ پر راجح موقف درج ذیل ہے:

اس مسئلہ میں راجح موقف درج ذیل اولہ اور براہین کی بنیاد پر یہی ہے کہ مقتدی جبری نماز میں باآواز بلند یعنی جہراً آمین کہے گا۔

اولاً: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا:

آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَّقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔<sup>①</sup>

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین

کہو اور یقیناً جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا اس کے پچھلے

سارے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔“

امام زین ابن المنیر فرماتے ہیں:

”اس حدیث میں آمین کہنے کا حکم لفظ ”قول“ کے ساتھ دیا گیا ہے اور لفظ

قول کے ساتھ جب مطلق خطاب ہو تو اس وقت اس کو جہر پر محمول کیا جاتا ہے

اور جب اس سے مخفی یا نفس میں بات کرنا مراد ہو تو وہاں اس کو مقید کر دیا جاتا

ہے۔“<sup>②</sup>

اور امام ابن رشد فرماتے ہیں:

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب جہر الإمام بالتأمین (264/2) رقم: 280، صحیح مسلم،

کتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمین (128/4)، ابو داؤد، رقم (936)

② الحافظ ابن حجر: فتح الباری شرح صحیح البخاری: 267/2

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

”اللہ کے نبی ﷺ کے اس فرمان میں قول کو قول کے مقابلے میں لایا گیا ہے:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ فَقُولُوا-

امام تو یہ کلمات بلند آواز سے کہتا ہے تو ظاہر کو دیکھ کر صفت میں اتفاق ہونا چاہیے۔<sup>①</sup>

امام بلند آواز سے کہتا ہے تو مقتدی بھی بلند آواز سے کہنا چاہیے۔

ثانیاً: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی وجہ سے جس میں یہ الفاظ ہیں:

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: آمِينَ وَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّنِي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً

بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ<sup>②</sup>۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آمین کہا اور لوگوں نے بھی آمین کہا پھر ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری نماز تم سب سے زیادہ اللہ کے رسول ﷺ کی نماز کے

ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔“

ثالثاً: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کی وجہ سے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”مَا حَسَدْتُكُمْ الْيَهُودَ مَا حَسَدْتُكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّامِينَ“

”یہودی تمہاری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ تمہارے سلام اور آمین

کہنے پر کرتے ہیں۔“

اور میں کہتا ہوں: یہودیوں کو حسد پر ابھارنے والی چیز تو جبراً اور بلند آواز سے آمین

کہنا ہے اگر ایسے نہ ہو تو مخفی آواز میں آمین کہنے کی وجہ سے ان کا حسد کرنا اس کا تو کوئی

مفہوم ہی نہیں بنتا۔

اور اس کے باوجود بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمان میں اس کا حکم بھی دیا ہے:

① المصدر السابق

② سنن نسائی، کتاب الصلاة، باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم (2/301)، صحيح ابن خزيمة،

كتاب الصلاة، باب ذكر الدليل على أن الجهر بسم الله (1/251) رقم: 499

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

أَمِنُوا، قُولُوا اور یہ امر و جواب کے لیے ہے۔

رابعاً: عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا اثر، اس میں یہ الفاظ ہیں:

أَنَّ مَنْ خَلَفَ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانُوا يُؤَمِّنُونَ جَهْرًا حَتَّى تَكُونَ لِلْمَسْجِدِ لَجَجَةً ①

”جو لوگ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے وہ بلند آواز سے

آمین کہتے تھے حتیٰ کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔“

اور عطاء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”میں نے اس مسجد میں دو سو کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا ہے جب امام

﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا تھا تو وہ سارے پیچھے بلند آواز سے آمین کہتے تھے

میں نے ان کے بلند آواز سے آمین کہنے کی گونج کو سنا ہے۔“



① مصنف عبدالرزاق، أبواب القراءة، باب آمین (96/2) رقم: 263

چوتھی مبحث:

## متفرد آدمی کے جہراً آمین کہنے کے متعلق ہے

اس مسئلہ میں علمائے کرام کے اقوال درج ذیل ہیں:

حنفیہ کا مذہب:

احناف کا اس مسئلہ میں موقف یہ ہے کہ اکیلے نماز ادا کرنے والا آمین کہے گا لیکن

سری کہے گا جہراً اور بلند آواز سے نہیں کہے گا۔<sup>①</sup>**احناف کے دلائل درج ذیل ہیں:**احناف نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ... الْحَدِيثُ<sup>②</sup>”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں آمین کہے..... الخ۔“**وجہ الاستدلال:**

امام عبدالحق فرماتے ہیں: اس روایت میں متفرد کا اندراج ہے اور مخفی آمین کہنے

میں اطلاق ہے، جو ہر سری اور جہری نماز کو شامل ہے اور ہر نمازی کو محیط ہے۔<sup>③</sup>**ان کے دلائل کا مناقشہ درج ذیل ہے:**

احناف کا اس حدیث سے متفرد آدمی کے جہری نماز میں بلند آواز سے آمین کے عدم

① زین الدین الحنفی: البحر الرائق شرح كنز الدقائق: 331/1

② سابق مصدر

③ سابق مصدر

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

پر استدلال لینا ضعیف اور کمزور ہے، کیونکہ حدیث میں آمین کہنا مطلق بیان ہوا ہے اس میں جبر یا عدم جبر کا تذکرہ نہیں ہے۔ تو اس حدیث کے ساتھ سری نمازوں میں آمین آہستہ کہنے پر اور جبری نمازوں میں بلند آواز سے آمین کہنے پر استدلال کرنا زیادہ اولیٰ ہے۔  
**اس مسئلہ کے بارہ میں مالکیہ کا موقف:**

مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ متفرد آدمی مخفی آواز سے آمین کہے گا یا آواز بلند نہیں کہے گا۔<sup>①</sup>

### ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

مالکیہ نے کہا کہ ہمارا یہ موقف ہے کہ آمین چونکہ دعا ہے اور دعا میں افضل یہی ہے کہ مخفی اور آہستہ آواز سے کی جائے۔<sup>②</sup>

### ان کے دلائل کا مناقشہ:

مالکیوں کا اس سے استدلال لینا کہ آمین دعا ہے اور دعا میں افضل یہ ہے کہ مخفی کی جائے اس کا جواب امام کے بلند آواز سے آمین کہنے کے حکم میں گزر چکا ہے۔  
**شافعیوں اور حنبلیوں کا موقف:**

شافعیہ اور حنبلیوں نے کہا کہ متفرد قطعی طور پر جبراً آمین کہے گا۔<sup>③</sup>

### ان کے دلائل یہ ہیں:

ان لوگوں نے متفرد آدمی کو امام پر قیاس کرتے ہوئے استدلال کیا ہے اور ان لوگوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک متفرد آدمی کا بلند آواز سے آمین کہنا اسی طرح ہی سنت ہے جس طرح امام کا آمین جبراً کہنا سنت ہے۔<sup>④</sup>

① محمد بن ابراہیم المالکی: تنویر للقالہ فی حل الفاظ رسالۃ: 37/2

② مصدر سابق

③ محمد الخطیب: معنی المحتاج الی الفاظ المنہاج، جز: 1/161؛ والنووی: المجموع شرح المہذب:

331/3؛ وابن للندر: الاقناع: 94/1

④ محمد الخطیب: معنی المحتاج الی الفاظ المنہاج، جز: 1/161؛ والنووی: المجموع شرح المہذب:

331/3؛ وابن للندر: الاقناع: 94/1

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

اور جناب نے بھی متفرد کو امام اور مقتدی پر قیاس کرتے ہوئے یہی موقف اپنایا ہے۔<sup>①</sup>

### رانج موقف:

میں اپنے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں:

”میرے لیے جو رانج موقف ظاہر ہوا ہے کہ متفرد آدمی جب اکیلا جہری نماز ادا کرے گا تو اس میں قرأت بھی بلند آواز سے کرے گا اور آمین بھی جہراً کہے گا۔ اور سری نمازوں میں قرأت مخفی کرے گا اور آمین بھی مخفی آواز سے کہے گا۔“ واللہ اعلم بالصواب



① أبو اسحاق اللؤرخ الحنبلی: للبدع فی شرح للقعن، جز: 440/1؛ ومنصور البهوتی: الروض للربع بشرح زاد المستقنع، جز: 57/1



## تیسری فصل

یہ فصل دو مباحثوں پر مشتمل ہے

**پہلی مباحث:**

پہلی بحث لوگوں کے آمین کہنے کا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جانے کے معنی کی معرفت و پہچان کے بارہ میں ہے۔

**دوسری مباحث:**

مقتدی کے آمین کہنے کی جگہ اور موقع کی تعیین کے بارہ میں ہے اور ان فرشتوں کی معرفت و پہچان کے بارہ میں جن کا حدیث میں ذکر وارد ہوا ہے۔

پہلی مبحث:

لوگوں کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو

جانے کا معنی کیا ہے اور اس کی پہچان کے بارہ میں

لوگوں اور فرشتوں کے آمین کا موافق ہو جانا اس کے بارہ میں علمائے کرام نے متعدد احوال ذکر کیے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا قول:

اللہ کے رسول ﷺ کے اس فرمان کا معنی بیان کرتے ہو:

فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ۔

امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے فرشتے کسی بھی علت، ریا کاری، دکھلاوا، شہرت اور غرور و تکبر کے

بغیر آمین کہتے ہیں، بلکہ ان کا آمین کہنا خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہوتا

ہے۔ جب قرآن پڑھنے والا بغیر کسی شہرت، ریا کاری، غرور و تکبر کے آمین کہتا

ہے تو اخلاص میں اس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جاتا

ہے تو اس وقت اس کے پچھلے سارے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔“<sup>①</sup>

دوسرا قول:

امام نووی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان: "مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ" کا

① ابن حبان: الصحيح مع الإحسان: 108/5

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مَنْ وَافَقَ تَامِينُهُ تَامِينَ الصَّلَاةِ كَمَا مَعْنَى يَهُ كَمَا آمِينَ كَهْنَهُ فِي وَقْتِ كِي مَوَافَقَتِهِ هُوَ جَاءَ فِي وَقْتِ فَرَشْتَةِ آمِينَ كَهْتِهِ هِيَ اِي وَقْتِ فِي نَمَازِي آمِينَ كَهِي، نَمَازِي كَافَرَشْتَوِي كَه سَاطَهْ آمِينَ كَهْنَهُ وَالْمَعْنَى هِيَ صَحِيحٌ اَوْر دَرَسْتِ هِي۔ اَوْر قَاضِي عِيَاضِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بَيَانِ كَرْتِهِ هِيَ كَه رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَه اِسْ فَرْمَانِ كَا مَعْنَى يَهُ هِي كَه نَمَازِي كِي فَرَشْتَوِي كَه سَاطَهْ آمِينَ كَهْنَهُ فِي مَوَافَقَتِ خَشُوْعِ خَشُوْعِ اَوْر اِخْلَاصِ فِي هُو تُو اِسْ وَقْتِ اِسْ كَه بَچْھَلِي سَارِي گَنَّا هُوِي كُو مَعَاْفِ كَر دِيَا جَاطَا هِي۔“<sup>①</sup>

### تیسرا قول:

امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”امام کے آمین کہنے کا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہونے کا ظاہری معنی زمانے اور وقت میں موافقت ہے۔ اور اسی موقف کو ایک دوسری حدیث مضبوط اور قوی کرتی ہے:

”اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ آمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى“۔

”جب تم میں سے کوئی ایک آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں اور ان دونوں میں سے ایک کی دوسرے کے ساتھ موافقت ہو جاتی ہے۔“

اور اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آمین کی موافقت آمین کی صفت میں ہو، یعنی نمازی کا آمین کہنا اخلاص اور للہیت میں فرشتوں کے آمین کی صفت کے موافق ہو، یا اس کے علاوہ دیگر مدحت سرائی والی صفات ہیں ان

① النورى: شرح صحيح مسلم: 4/130

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

کے موافق ہو، لیکن پہلا قول اور موقف زیادہ ظاہر اور واضح ہے۔<sup>①</sup>

### چوتھا قول:

امام ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں:

”آپ ﷺ کا اس حدیث میں یہ فرمانا:

”مَنْ وَاَفَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنُ الصَّلَاةِ كَغُفْرِ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ“

اس کے بارہ میں علماء کرام کے متعدد مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس حدیث میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ ہو کہ جس نے آمین کہنے میں اخلاص سے کام لیا درست، صاف شفاف نیت کے ساتھ اور غفلت و بے پروائی کے بغیر آمین کہا اس کا آمین کہنا آسمان کے ان فرشتوں کے آمین کے موافق ہو گیا جو زمین والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

اور کچھ دوسرے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی مراد اپنے اس قول مَنْ وَاَفَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنُ الصَّلَاةِ سے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لیے دعا کرنے کے لیے ابھارنا ہے، کیونکہ آسمان پر فرشتے بھی زمین والوں کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

تو جس نے اپنی نماز میں مومنوں کے لیے دعا کی اس کے گناہوں کو معاف کر دیا گیا کیونکہ اس کی دعا اس وقت ان فرشتوں کی دعا کے موافق ہوتی ہے جو فرشتے زمین میں ایمان والوں کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

اور کچھ دوسرے لوگوں نے کہا: وہ فرشتے جو انسان کی حفاظت و نگہداشت کرنے والے اور اعمال کو لکھنے والے اور وہ فرشتے جو نمازوں کے اوقات

① ابن دقیق العید: أحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام: 1/208

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

میں یکے بعد دیگرے مومنوں کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور قاری جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا ہے تو اس وقت وہ فرشتے آمین کہتے ہیں تو جس نے ان کے اس فعل کی طرح کیا اور آمین کہا اس کے گناہوں کو معاف کر دیا گیا تو اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے آمین کہنے پر ابھارا ہے، اس کی ترغیب دلائی ہے۔“<sup>①</sup>

### پانچواں قول:

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان: مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ کا معنی یہ ہے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جس کا آمین کہنا قول اور زمان کے لحاظ سے فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گیا اس کے گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔“<sup>②</sup>

### چھٹا قول:

امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان: فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَ الْأُخْرَى کے معنی و مراد میں اختلاف کیا گیا ہے، اس میں صحیح موقف یہ ہے کہ یہاں پر مراد موافقت وقت میں ہے کہ فرشتوں کا آمین کہنا اور ابن آدم کا آمین کہنا اس کا وقت ایک ہو گیا تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیا گیا، حدیث نبوی کا ظاہر اسی پر دلالت کرتا ہے۔“<sup>③</sup>

① ابن عبد البر: التمهيد لمافی المؤمن من المعانی والأسانید: 16، 7/15

② الزرقانی: شرح الزرقانی علی المؤطا: 1/260

③ العراقی: طرح الشریب علی التقریب: 266/2

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

### ساتواں قول:

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”آمین کا موافق ہو جانا اس کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ قبولیت میں موافقت ہوتی ہے، دوسرا قول ہے کہ زمانہ میں موافقت ہو جائے، تیسرا قول ہے کہ دعا میں اخلاص کی صفت میں موافقت ہو تو سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“<sup>①</sup>

### آٹھواں قول:

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْعَلَائِكَةِ کے معنی مراد کیا ہیں؟ اس میں مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ وقت میں موافق ہو گیا اس کے گناہوں کو معاف کر دیا گیا، ایک قول یہ ہے کہ قبولیت میں موافقت ہو، تیسرا قول یہ ہے کہ اخلاص کی صفت میں موافقت ہو۔“<sup>②</sup>

### نواں قول:

امام ابن منیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”فرشتوں اور انسانوں کے درمیان آمین کے کہنے میں قول اور زمانے میں موافقت کے پائے جانے میں حکمت یہ ہے کہ مؤمن جب نماز ادا کرنے کے لیے آئے تو اس وقت اس میں بیداری اور جستجو ہونی چاہیے کیونکہ فرشتوں میں غفلت اور سستی نہیں ہوتی تو جو بیدار مغز ہونے میں فرشتوں کے موافق ہو

① القرطبی: الجامع لأحكام القرآن: 89/1

② ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم: 33/1

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

گیا اس کے گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔<sup>①</sup>

### دسواں قول:

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”لوگوں کے آمین کہنے کا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ موافقت کا معنی یہ ہے کہ قول میں اور زمانے میں موافقت ہو جائے ان لوگوں کے خلاف جو موافقت سے مراد اخلاص اور خشوع لیتے ہیں جس طرح امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔“<sup>②</sup>

### گیارہواں قول:

مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ كَمَا مَسَىٰ مَرَاد

قول اور زمانے میں موافقت ہوتا ہے۔“<sup>③</sup>

### اس مسئلہ میں راجح موقف:

اس مسئلہ میں راجح موقف جو اس پوری بحث سے ظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے، واللہ اعلم بالصواب کہ لوگوں کا آمین کہنے میں فرشتوں کے موافق ہونے سے مراد یہ ہے کہ قول میں موافقت ہو، یعنی آمین کہنے میں موافقت ہو، اور زمانے میں موافقت ہو، لوگوں کی آمین بھی اس وقت ہو جس وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں۔

اسی قول کی طرف تمام علمائے کرام کا رجحان و میلان ہے، ان کے اقوال میں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے سوائے امام ابن حبان اور ابن عبدالبر کے، کیونکہ ظاہر پر حکم لگانا زیادہ

① فتح الباری شرح صحیح بخاری: 265/2، والزرقانی شرح الزرقانی علی المؤطا: 260/1

② ابن حجر: فتح الباری شرح صحیح بخاری: 265/2

③ المبارک کفوری: تحفة الأحمودی شرح جامع الترمذی: 212/1

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

سہل اور اولیٰ ہے باطن پر حکم لگانے سے اور باطن پر حکم لگانا بہت مشکل ہے۔  
 اسی وجہ سے ہم نے ان لوگوں کے قول کو راجح قرار دیا ہے جنہوں نے کہا کہ موافقت  
 سے مراد قول اور وقت میں موافقت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔





مقتدیوں کے آمین کہنے کی جگہ کے تعین کے بارہ میں ہے  
اور جن فرشتوں کا حدیث میں ذکر ہوا ہے ان کی معرفت  
کے متعلق ہے

اولاً:

مقتدیوں کے آمین کہنے کی جگہ کون سی ہے؟ اس کی تعین کے متعلق کلام ہے کہ کیا  
مقتدیوں کا آمین کہنا امام کے آمین کہنے کے ساتھ ایک ہی وقت میں ہوگا یا امام کے آمین  
کہنے کے بعد ہوگا یا جب امام ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے گا اس وقت آمین کہنا ہے۔  
علمائے کرام نے اس کے متعلق متعدد اقوال ذکر کیے ہیں ان کی تفصیل پیش خدمت ہے۔  
\*..... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”مقتدیوں کا امام سے پہلے نہ امام کے بعد بلکہ مقتدیوں کا امام کے ساتھ آمین  
کہنا مستحب ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق:

”فَمَنْ وَاَفَّقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنِ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“

ضروری ہے کہ امام، مقتدی اور فرشتوں کا آمین کہنا اکٹھا اور ایک ہی دفعہ واقع  
ہو، ہمارے ساتھیوں میں سے جس نے اس پر نص قائم کی ہے وہ شیخ ابو محمد  
الجوبنی اور ان کے بیٹے امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ان کے دو ساتھیوں امام

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

غزالی اور رفعی نے بھی اپنی کتب میں یہی موقف اپنایا ہے۔

امام الحرمین فرماتے ہیں:

”میرے شیخ فرمایا کرتے تھے امام کے ساتھ مقتدی کا ملنا اور اکٹھا ہونا سوائے بلند آواز سے آمین کہنے کے اور کسی چیز میں مستحب نہیں ہے اور ساتھ ہی امام صاحب فرماتے ہیں کہ مقتدی کا امام کے ساتھ اکٹھا آمین کہنا مستحب ہے اور اس کی علت اس طرح نکالنا ممکن ہے جو کہ مقتدی امام کے آمین کہنے کی وجہ سے آمین نہیں کہتا بلکہ وہ اس کی قرأت کی وجہ سے آمین کہتا ہے کہ اس کی قرأت مکمل ہو چکی ہے اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے خلاف ہے:

”إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا“

”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔“

تو اس کا جواب دوسری حدیث ہے:

”إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ“

”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم اس وقت آمین کہو۔“

کہ دونوں ہی روایات صحیحین میں آتی ہیں اور دونوں کے درمیان جمع کرنا واجب ہے تو پہلی حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے گا جب امام آمین کہنے کا ارادہ کرے تو تم بھی آمین کہو، اس طرح ان دونوں حدیثوں کے درمیان جمع ممکن ہے۔“

\*..... حضرت امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر لوگوں کا موقف یہ ہے کہ یہ بات تو عربوں کے اس

قول کی طرح ہوئی: إذا رحل الأمير فارحلوا أي إذا تهيأ للرحيل فتهيأوا ولكن رحيلكم معه جب امیر سفر کرے تو تم بھی سفر کرو، یعنی جب وہ سفر کے لیے تیاری کرے تو تم بھی تیار ہو جاؤ، لیکن تمہارا سفر کرنا اس کے ساتھ ہی ہے۔

اور اس کا بیان ایک اور حدیث میں اس طرح آتا ہے:

"إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى"

”جب تم میں سے کوئی ایک آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں اور ان دونوں میں سے ایک کی دوسرے کے ساتھ موافقت ہو جاتی ہے۔“  
ان احادیث نبویہ سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تمام کی آمین کا وقوع اکٹھا ہونا چاہیے یہی شریعت کا حکم ہے، یہ ان احادیث کے درمیان جمع و تطبیق ہے۔“<sup>①</sup>

\*.....حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ان روایات کے درمیان جمع کے بارہ میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان:

"إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ"

”جب امام ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔“

سے مراد جب امام نے آمین نہ کہا ہو، اور یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ یہ دونوں روایات یہ ثابت کر رہی ہیں کہ مقتدی کو اختیار ہے کہ وہ امام کے ساتھ آمین کہے یا امام کے بعد کہے اور یہ قول امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے:

①النووی: المجموع شرح المہذیب: 3/332، شرح صحیح مسلم: 4/130

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

یہ پہلی حدیث اس شخص کے لیے ہے جو امام کے قریب ہو اور دوسری حدیث اس کے لیے ہے جو امام سے دور ہو، کیونکہ امام کا آمین جبراً کہنا قرآۃ کے جہر سے پست ہوتا ہے اور امام کی قرآۃ کو تو وہ آدمی سن لیتا ہے جو امام کا آمین کہنا نہیں سن پاتا تو جس نے امام کا آمین کہنا سن لیا وہ امام کے ساتھ ہی آمین کہے گا اگر ایسے نہ ہو تو پھر جب امام سے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ سنے گا اس وقت آمین کہے گا۔“ یہ قول امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

ان ساری کی ساری وجوہات کا احتمال موجود ہے جن وجوہات کا علماء اور فقہاء نے تذکرہ کیا ہے ان میں سے کوئی وجہ بھی ایسی نہیں ہے جس کا احتمال نہ ہو۔ پھر امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: فَأَمِّنُوا اس سے مقتدی کا آمین کہنا امام کے بعد اس پر استدلال لیا گیا ہے، کیونکہ یہاں پر فا کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، یعنی یہاں پر جو فا ہے وہ ترتیب کے لیے ہے کہ پہلے امام آمین کہے گا پھر مقتدی، لیکن دونوں روایات کے درمیان جمع پہلے گزر چکی ہے کہ دونوں روایات سے مراد امام اور مقتدی کا اکٹھا آمین کہنا ہے اور یہ موقف جمہور علمائے کرام کا ہے۔“<sup>①</sup>

### ثانیاً:

ان فرشتوں سے مراد کون سے فرشتے ہیں جن کا ذکر اس حدیث نبوی: "مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَتَهُ تَأْمِينَتَ الْمَلَائِكَةِ" میں ہوا ہے تو اس کے بارہ میں علمائے کرام کے اقوال کی تفصیل آپ کے پیش خدمت ہے:

\*..... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”علمائے کرام نے ان فرشتوں کے بارہ میں اختلاف کیا ہے ایک قول تو یہ

① ابن حجر: فتح الباری شرح صحیح بخاری: 264/2

ہے کہ یہ وہ فرشتے ہیں جو کرنا کاتبین اور حفاظت و نگہداشت کرنے والے فرشتے ہیں، ایک قول یہ ہے کہ یہ فرشتے ان کے علاوہ کوئی اور ہیں، ان کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے: فَوَافِقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ اس کا قول آسمان والوں کے قول کے موافق ہو گیا۔

یہ دلیل ہے ان لوگوں کی اس بات پر کہ ان فرشتوں سے مراد نہ ہی حفاظت و نگہداشت کرنے والے فرشتے ہیں اور نہ ہی وہ فرشتے ہیں جو نمازوں کے اوقات میں حاضر ہوتے ہیں، کیونکہ وہ تو ان بندوں کے ساتھ زمین پر حاضر ہوتے ہیں آسمانوں پر تو وہ ہوتے ہی نہیں ہیں۔

جو پہلے قول والے لوگ ہیں انھوں نے اس بات کا جواب یہ پیش کیا ہے کہ جو حفاظت کرنے والے فرشتے انسانوں کے پاس حاضر ہوتے ہیں، تو جب وہ آمین کہتے ہیں تو وہ اوپر سے ہی کہتے ہیں اور وہ آسمان کے فرشتوں کے پاس انتہا کرتے ہیں کیونکہ جو بھی آپ کے اوپر ہے وہ سماء ہے اور اس بات سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا کہ جو فرشتے آمین کہنے والے ہیں وہ آسمان کے فرشتے ہیں۔

ابن جریج حکم بن جریج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے:

إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَصَفَّ أَهْلُ الْأَرْضِ وَصَفَّ أَهْلُ السَّمَاءِ فَإِذَا قَالَ أَهْلُ الْأَرْضِ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ آمِينَ فَإِذَا وَاقَفَتْ آمِينَ أَهْلُ الْأَرْضِ آمِينَ أَهْلُ السَّمَاءِ غَفِرَ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ. ①

”جب نماز کھڑی کی جاتی ہے تو زمین والے بھی صفیں بنا لیتے ہیں اور آسمان

① النوروی: شرح صحیح مسلم، جز: 4/130، ابن عبدالبر: التمهید: 16/7، 17

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

والے بھی، جب زمین والے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں جب زمین والوں کا آمین کہنا آسمان والوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے تو زمین والوں کے جتنے پہلے گناہ ہوتے ہیں سارے معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

\*..... امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اس سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ ان فرشتوں سے مراد حفاظت والے فرشتے نہیں ہیں، کیونکہ ان کا آمین کہنا مقید ہے آسمان کے ساتھ اور جو حافظین ہوتے ہیں وہ تو ہو آدم کے ساتھ ہوتے ہیں وہ آسمان پر تو نہیں ہوتے۔“<sup>①</sup>

\*..... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”واضح موقف یہی ہے کہ ملائکہ سے مراد تمام فرشتے ہیں کوئی خاص فرشتے نہیں ہیں۔

ابن بزیہ نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ ملائکہ سے مراد وہ فرشتے ہیں جو عصر کے وقت اور فجر کے وقت آتے ہیں، لیکن یہ اس وقت ہے جب ہم کہیں کہ حفظ فرشتوں کے علاوہ دیگر فرشتے ہیں تو پھر یہی ہیں، یہی بات زیادہ واضح نظر آتی ہے اور ظاہر بھی یہی ہو رہا ہے کہ ان فرشتوں سے مراد وہی فرشتے ہیں جو نمازوں کے اوقات میں حاضر ہوتے ہیں وہ زمین میں ہوں یا آسمان میں ہوں۔“<sup>②</sup>

① العراقی: طرح الشریب علی التقریب: 261/2

② ابن حجر: فتح الباری شرح صحیح بخاری: 265/2

خاتمہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق کے ساتھ میں نے اس بحث کو مکمل کر لیا ہے جو ”جہری نمازوں میں مقتدیوں، امام اور منفرد کے آمین جہراً“ کہنے کے بارہ میں، میں نے لکھی ہے اور اس بحث کو لکھتے وقت جو نتائج میں نے حاصل کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

\*..... حدیث اور فقہ وغیرہ کے نئے اور پرانے مصادر سے استفادہ کرنا۔

\*..... حدیث کے تمام مصادر سے حدیث کی تخریج کے فائدہ کی پہچان جن میں مختلف الفاظ اور متعدد سندوں سے مروی ہیں۔

\*..... ان مسائل میں تقویہ حاصل ہوئی ہے جن کو ہم نے دوسری فصل میں بیان کیا ہے ان آثار کے ساتھ جن آثار کا تذکرہ ہم نے دوسری بحث کی پہلی فصل میں کیا ہے۔

\*..... اور جہری نمازوں میں امام کا بلند آواز سے آمین کہنا اس مسئلہ میں راجح موقف ثابت ہوا ہے اور وہ ہے جہراً آمین کہنا نہ کہ سرّاً، اسی طرح ہی نبی اکرم ﷺ سے دلائل صحیحہ کے ساتھ ثابت ہے۔

\*..... مقتدیوں کا بلند آواز سے آمین کہنا، اس مسئلہ میں راجح موقف یہ ہے کہ مقتدی بلند آواز سے آمین کہے گا نہ کہ سری آواز سے، اس پر بڑے بڑے واضح دلائل ہیں اور آثار ہیں جو اس پر دلالت کرتے ہیں۔

\*..... اور منفرد جہری نماز میں آمین بھی جہراً ہی کہے گا۔

\*..... اور لوگوں کے آمین کہنے کا موافق ہونا فرشتوں کے آمین کہنے سے اس موافقت سے مراد قوی اور زمانے میں موافقت ہے، کیونکہ ظاہر پر حکم لگانا آسان اور سہل ہے باطن پر حکم لگانے سے، کیونکہ باطن پر حکم لگانا انتہائی مشکل کام ہے۔

\*..... مقتدیوں کے آمین کہنے کی جگہ کی تعیین کے حوالہ سے جو بات واضح ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ امام اور مقتدیوں کا اکٹھا ایک ہی دفعہ آمین کہنا زیادہ راجح ہے تاکہ فرشتوں

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

کے ساتھ آمین کہنے میں موافقت حاصل ہو جائے اور اللہ کی رحمت کے ساتھ تمام کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے۔

\*..... اور فرشتوں سے مراد آسمان کے فرشتے ہیں کیونکہ جو حفاظت کرنے والے فرشتے ہوتے ہیں وہ آسمان پر نہیں ہوتے بلکہ وہ بنو آدم کے ساتھ زمین پر ہوتے ہیں اور یہی بات صریح حدیث میں موجود ہے:-

إِذَا قَالِ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ - وَفِي رِوَايَةٍ فَوَافِقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ -

”جب تم میں سے کوئی ایک آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ موافق ہو گیا اس کا کہنا آسمان کے فرشتوں کے آمین کے ساتھ تو اس کے سارے گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔“

آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری اس حقیر سی کوشش و کاوش کے ساتھ تمام اہل اسلام کو فائدہ اور نفع پہنچائے اور اس کو اپنی رضا اور خوشنودی کے لیے خالص فرمائے۔

اور میں نے اپنی جتنی بھی جھوٹ صرف کی ہیں وہ صرف اور صرف حق کو آشکارہ کرنے کے لیے کی ہیں، اللہ تعالیٰ سے توفیق کا سائل و طلب گار ہوں وہی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ أجمعین ومن تبعہم باحسان

الی یوم الدین

کتبہ:

محمد مظفر بن فضل کریم الباکستانی

کلئۃ الحدیث یوم الثلثاء 12/11/1412ھ

1996/5/15م



## فہرس المصادر والمراجع

### 1۔ القرآن الکریم

#### کتاب التفسیر:

### 2۔ تفسیر القرآن العظیم:

للإمام الحافظ اسماعیل بن کثیر الدمشقی 774ھ  
دار المعرفة، بیروت لبنان، ط / الأولى 1407ھ

### 3۔ الجامع لأحكام القرآن:

عمدین أحمد الأنصاری القرطبی 671ھ  
دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان، ط / الأولى 1408ھ

#### کتاب الحدیث وشرحها:

### 4۔ أوجز المسالك إلى مؤطا مالک:

الشیخ زکریا الکاندهلوی  
طبع فی مطابع الرشید، للدينة للنورة، ط / الثانية 1400ھ

### 5۔ تحفة الأحوفی شرح جامع الترمذی:

الحافظ محمد عبدالرحمن بن عبدالرحیم البار کفوری 1353ھ  
دار الکتب العربی، بیروت لبنان، ط / الثالثة: 1404ھ

### 6۔ الجامع الصحیح:

الإمام محمد بن عیسی الترمذی 279ھ  
دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان، ط / الأولى 1408ھ  
بتحقیق أحمد محمد شاكر

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

### 7۔ السنن:

الإمام أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني  
دار الحديث، بيروت لبنان، ط / الأولى 1388ھ  
اعداد وتعليق: عزت عبيد الدعاس

### 8۔ السنن:

الإمام أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي 303ھ  
شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، ط / الأولى 1383ھ  
مع زهر الربي للسيوطي

### 9۔ السنن:

الإمام محمد بن يزيد ابن ماجة القزويني 275ھ  
مطبعة دار إحياء الكتب العربية، عيسى فيصل البابي الحلبي  
بتحقيق وترقيم: محمد فواد عبد الباقي

### 10۔ السنن الكبرى:

الإمام أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي 458ھ  
دار المعرفة، بيروت لبنان  
في ذيله: الجوهر النقي لابن التركماني

### 11۔ السنن:

الإمام علي بن عمر الدارقطني 385ھ  
دار المعرفة، بيروت لبنان  
في ذيله: التعليق للغنى على الدارقطني محمد شمس الحق العظيم آبادي

### 12۔ السنن:

الإمام عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي 255ھ  
دار الريان للتراث القاهرة، ط / الأولى 1407ھ  
تحقيق وتخریج: فواز أحمد زمرلي وخالد السبع العليمي

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

### 13۔ سلسلۃ الأحادیث الصحیحة:

الشیخ محمد ناصر الدین الألبانی  
المکتب الإسلامی، بیروت لبنان، ط / الرابعة 1405ھ

### 14۔ شرح السنة:

الإمام الحسین بن مسعود البغوی 516ھ  
المکتب الإسلامی، بیروت لبنان، ط / الثانية 1403ھ  
بتحقیق: شعیب الأرنؤوط و ط و زهر الشاویش

### 15۔ شرح صحیح مسلم:

الإمام أبی زکریا یحییٰ بن شرف النووی 676ھ  
المطبعة المصرية بالأزهر، ط / الأولى 1347ھ

### 16۔ شرح الزرقانی علی مؤطا مالک:

محمد بن عبد الباقي الزرقانی المالکی  
دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان، ط / الأولى 1411ھ

### 17۔ الصحیح مع فتح الباری:

الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعیل البخاری 256ھ  
دار المعرفه، بیروت لبنان

### 18۔ الصحیح مع شرح النووی:

الإمام أبو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری 262ھ  
المطبعة المصرية بالأزهر، ط / الأولى 1347ھ

### 19۔ الصحیح:

الإمام أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد البستی  
مؤسسة الرسالة، بیروت لبنان، ط / الأولى 1408ھ  
بتحقیق: شعیب الأرنؤوط مع الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

20۔ **الصحيح:**

الإمام محمد بن إسحاق بن خزيمة السلمى النيسابورى  
المكتب الإسلامى، بيروت لبنان  
بتحقيق: الدكتور محمد مصطفى الأعظمى

21۔ **عون المعبود شرح سنن أبى داود:**

العلامة محمد شمس الحق العظيم آبادى  
دار الفكر، بيروت لبنان، ط / الثالثة 1399ھ

22۔ **فتح البارى شرح صحيح البخارى:**

الحافظ العلامة أحمد بن على بن حجر العسقلانى 852ھ  
دار المعرفة، بيروت لبنان

23۔ **المسند:**

الإمام الحجة أحمد بن محمد بن حنبل الشيبانى 241ھ  
دار الفكر العربى وبهامته منتخب كتز العمال فى سنن الأفعال والأفعال

24۔ **المسند:**

الإمام الحافظ سليمان بن داود بن الجارود الفارسى البصرى المعروف بأبى داود  
الطيالىسى المتوفى 204ھ  
دار المعرفة، بيروت لبنان، مع الفهارس للأحاديث النبوية

25۔ **المصنف:**

الإمام الحافظ عبدالرزاق الصنعمانى 411ھ  
المكتب الإسلامى، بيروت لبنان، ط / الثانية 1403ھ  
بتحقيق: الشيخ حبيب الرحمن الأعظمى

26۔ **المصنف:**

الإمام عبدالله بن محمد بن أبى شيبة  
ادارة القرآن والعلوم الإسلامية، كراتشى، باكستان 1406ھ

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

### 27۔ المعجم الكبير:

الإمام الحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني 360ھ  
مطبعة الإمة بغداد  
تحقيق: حمدى عبد المجيد السلفى

### كتب الفقه:

### 28۔ الإختيار لتعليل المختار:

عبدالله بن محمود الموصلى الحنفى  
المطبعة المنيرية، ط / الأولى 1376ھ  
بتحقيق: طه محمد زينى ومحمد عبدالنعم خفاجى

### 29۔ أعلام الموقعين عن رب العالمين:

شمس الدين أبى عبدالله محمد بن أبى بكر المعروف بابن القيم الجوزية  
دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، ط / الأولى 1411ھ  
ترتيب وتخريج آياته: محمد عبدالسلام ابراهيم

### 30۔ الأم:

الإمام الحجة أبو عبدالله محمد بن إدريس الشافعى  
الدار المصرية للتأليف والترجمة  
وهذه الطبعة مصورة عن طبعة بولاق 1341ھ

### 31۔ الإقناع:

الإمام الحافظ محمد بن إبراهيم بن للنذر النيسابورى 318ھ،  
مطابع الفرزدق التجارية الرياض، للملكة العربية السعودية، ط / الأولى 1408ھ

### 32۔ البحر الرائق شرح كنز الدقائق:

زين الدين بن نجيم الحنفى  
دار للمعرفة، بيروت لبنان، ط / الثانية

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

### 33۔ **بداية المجتهد ونهاية المقتصد:**

الإمام القاضي محمد بن أحمد ابن رشد القرطبي للعرف بابن رشد الحفيد 595ھ  
دار الكتب للمصريه، يطلب من دار الكتب الإسلامية الجمهورية بعبدين، ط / الثانية 1403ھ  
تعليق الأستاذ: عبد الحلیم محمد عبد الحلیم

### 34۔ **تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق:**

العلامة عثمان بن علي الزيلعي الحنفي  
دار المعرفة، بيروت لبنان، ط / الثانية

### 35۔ **المتنويد لمافي الموطأ من المعاني والأسانيد:**

الحافظ أبو عمر يوسف بن عبد الله ابن عبد البر النمري  
مطبعة فضالة المحمدية وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المملكة العربية  
بتحقيق: عبد الله بن الصديق

### 36۔ **حاشية رد المختار على الدر المختار:**

الشيخ محمد أمين الشهير بابن عابدين  
شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، ط / الثانية

### 37۔ **روضة الطالبين:**

الإمام أبي زكريا يحيى بن شرف النووي  
المكتب الإسلامي، بيروت لبنان

### 38۔ **الروضة الندية شرح الدر البهية:**

العلامة أبو الطيب صديق بن حسن بن علي القنوجي البخاري  
المكتبة العصرية، حسدا، بيروت، ط / 1407ھ  
بتحقيق: عبد الله بن إبراهيم الأنصاري

### 39۔ **الروض الندي شرح كافي المبتدي:**

أحمد بن عبد الله البعلبي  
المطبعة السلفية ومكتبتها

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

40۔ **الروض المرعب بشرح زاد المستقنع:**

العلامة منصور بن يونس البهوتي  
دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، ط / السابعة

41۔ **السراج الوهاج شرح متن المنهاج:**

العلامة محمد الزهري الغمراوي  
دار المعرفة، بيروت لبنان

42۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام:**

العلامة محمد بن إسماعيل الأمير اليمني الصنعاني  
دار الريان للتراث القاهرة ودار الكتاب العربي بيروت، ط / الرابعة 1407هـ  
التصحيح والتعليق والتخريج: فواز أحمد زمرلي وإبراهيم محمد الجمل

43۔ **شرح العناية على الهداية مطبع مع شرح فتح القدير:**

محمد بن محمود الباجرتي  
دار الفكر، بيروت لبنان، ط / الثانية

44۔ **شرح فتح القدير على الهداية:**

محمد بن عبد الواحد المعروف بابن الهمام الحنفي 681هـ  
دار الفكر، بيروت لبنان، ط / الثانية  
ومعه شرح العناية على الهداية

45۔ **الفتحة الإسلامية وأدلتها:**

الدكتور وهبة الرخيلي  
دار الفكر، دمشق، ط / الثالثة 1409هـ

46۔ **كتاب الفروع:**

أبو عبد الله محمد بن مفلح اللقديسي  
دار مصر للطباعة، ط / الثانية 1379هـ

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

47۔ المبدع فی شرح المقنع:

أبو إسحاق إبراهيم بن محمد للزورخ الحنبلي  
المكتب الإسلامي، دمشق 1394هـ

48۔ المحلى بالآثار:

أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي  
دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، ط/1408هـ

49۔ مسائل الإمام أحمد بن حنبل:

(برواية ابنه عبدالله) التحقيق ولدراسة: علي سليمان المهنا  
مكتبة الدار بالمدينة للنورة، ط/الأولى 1406هـ

50۔ مطالب أولى النهى فى شرح غاية المنتهى:

مصطفى السيوطى الرحيبانى  
منشورات للمكتب الإسلامى، ط/الأولى 1380هـ

51۔ المغنى:

أبو محمد عبدالله بن أحمد بن محمد ابن قدامة 620هـ  
مطبعة الفجالة الجديدة، الناشر مكتبة القاهرة، مصر

52۔ مغنى المحتاج إلى الفاظ المنهاج:

محمد التريتي الخطيب  
شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي وأولاده بمصر

53۔ المقنع فى فقه الإمام أحمد بن حنبل:

ابن قدامة المقدسى 620هـ  
المطبعة السلفية ومكتبتها

54۔ نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار:

الإمام محمد بن علي بن محمد الشوكاني  
شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي وأولاده بمصر، ط/الأخيرة



## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

55۔ **الهداية شرح بداية المبتدى مع شرح فتح القدير:**

الشيخ على بن أبي بكر المرغيناني  
دار الفكر، بيروت لبنان، ط / الثانية

### کتاب أسماء الرجال:

56۔ **الإصابة في تمييز الصحابة:**

الحافظ العلامة أحمد بن علي بن حجر العسقلاني 852ھ  
دار الفكر، بيروت لبنان، ط / 1398ھ  
وبهامشه الاستيعاب في أسماء الأصحاب / لابن عبد البر

57۔ **تاريخ بغداد:**

الحافظ أبو بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي  
دار الكتاب العربي، بيروت لبنان

58۔ **تذكرة الحفاظ:**

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي 748ھ  
دار الفكر العربي

59۔ **تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس:**

الحافظ العلامة ابن حجر العسقلاني 852ھ  
دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، ط / الأولى 1405ھ  
بتحقيق: د/ عبد الغفار وسليمان التبداري ومحمد أحمد عبد العزيز

60۔ **تقريب التهذيب:**

الحافظ العلامة ابن حجر العسقلاني  
دار الرشيد، سوريا حلب، ط / الأولى 1406ھ  
تقديم: محمد عوامة

61۔ **تهذيب التهذيب:**

الحافظ العلامة ابن حجر العسقلاني

## نماز میں اونچی آواز سے آمین کہنا

مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية، الكائنه في الهند  
حيدرآباد الدكن، ط/الأولى 1325ھ

62۔ الثقات:

الإمام أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد البستي  
دائرة المعارف العثمانية، حيدرآباد الدكن، الهند، ط/الأولى 1398ھ

63۔ سير أعلام النبلاء:

الحافظ العلامة محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي 748ھ  
مؤسسة الرسالة، بيروت لبنان

64۔ طرح التثريب في شرح التثريب:

الإمام أبو الفضل عبد الرحيم بن الحسين العراقي 806ھ  
وولده: الحافظ أبو زرعة العراقي 826ھ  
دار احياء التراث العربي، بيروت لبنان  
الناشر: دار المعارف، سوريا حلب

65۔ الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة:

الإمام الذهبي  
دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، ط/الأولى 1403ھ

66۔ الكواكب النيرات في معرفة من اختلط من الرواة الثقات:

المعروف بابن الكيال، أبو البركات محمد بن أحمد 939ھ  
دار المعاون للتراث، دمشق بيروت، ط/الأولى 1401ھ  
تحقيق: عبد القيوم عبد رب النبي

67۔ ميزان الاعتدال في نقد الرجال

الإمام الذهبي  
دار المعرفة، بيروت لبنان  
بتحقيق: علي محمد الجاوي



القول الامين في الجهر بالتامين

# نماز میں اونچی آواز سے آمین نے کہنا

دارالافتاء

محلہ سلامت پورہ لائن پارکاموکی ضلع گوجرانوالہ